Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

26-1-07

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

5 محرم 1428 ہجری 25 صلح 1386 ہش 25 جنوری 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 13 جنوری 2007 (ایم ٹی اے)
سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے متعلق بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے۔ اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے

ارشاد باری تعالیٰ

"زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ"۔
(سورہ ال عمران آیت 15)

ترجمہ: "لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے"۔

"وَمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ"
(سورۃ العنکبوت:65)

ترجمہ: "اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشا کے سوا کچھ بھی نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے"۔

"اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا" (الکہف 47)

"ترجمہ: مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں"

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "متقی بنو، سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ لوگوں کیلئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو حقیقی مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو حقیقی مسلمان بن جاؤ گے کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ)

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے۔ اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے (ترمذی ابواب الزھد)

☆......ایک روایت ہیکہ اے آدم کے بیٹے! اگر تو اپنے زائد از ضرورت مال کو خدا کے محتاج بندوں اور دین کے کاموں پر لگائے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر تو ضرورت سے زیادہ مال کو اہل ضرورت پر خرچ نہیں کرے گا تو آخر کار یہ تیرے حق میں برا ہوگا اور اگر تیرے پاس زائد از ضرورت مال نہیں ہے بلکہ اتنا ہی مال ہے جو تیری بنیادی ضروریات کو پورا کرتا ہے تو اگر تو اس میں سے خرچ نہ کرے تو خرچ نہ کرنے پر اللہ تجھے ملامت نہیں کرے گا اور خرچ کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔ (ترمذی کتاب الزھد باب ماجاء فی الزھادۃ)

☆......حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے۔ اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے"۔
(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب الحذر والتانی فی السور صفحہ 430)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہو اسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، کشمکش والے کے سینہ میں آگ ہوتی ہے اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں بھی یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو۔ کہتے ہیں ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر ہی ڈھانکا ہوا تھا اس نے لنگوٹ یا جانگیہ پہنا ہوگا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی! کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہو گئی ہوں۔ اس کا کیا حال ہوتا ہے اس گھوڑ سوار کو تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح پوری ہو گئی ہیں۔ فقیر نے کہا جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہو گیا" (ملفوظات جلد دوم صفحہ 326)

"ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ تمام تکلفات جو آج کل یورپ میں لوازم زندگی بنا رکھے ہیں یعنی زندگی کیلئے لازمی ضروری سمجھے ہوئے ہیں ان سے ہماری مجلس پاک ہے رسم و عادت کے ہم پابند نہیں ہیں۔ اس حد تک کہ ہر ایک عادت کی رعایت رکھتے ہیں کہ جس کے ترک سے کسی تکلیف یا معصیت کا اندیشہ نہ ہو، باقی کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۴۸)

"دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے پورے کئے اور نہ کرے گا۔ دنیا دار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں ب ـیں گے کون سمجھا دے جب کہ خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہو، دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کیلئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے لیٹے فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرہ اعتبار نہیں" (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر چہارم مکتوب نمبر ۹ صفحہ 72-73)

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی علالت
خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی طبیعت چند دنوں سے بعارضہ یورن انفیکشن علیل چلی آرہی ہے۔ 20 جنوری کو Escort heart hospital امرتسر سے چیک اپ اور مختلف ٹیسٹ کروائے گئے ہیں۔ پراسٹیٹ گلینڈ کچھ inlarge ہو گئے ہیں۔ Echo کروانے سے دل کے فنکشن میں بھی خلل معلوم ہوا ہے۔ علاج جاری ہے کمزوری زیادہ ہے۔ دو دن کے بعد مزید ٹیسٹ کے لئے دوبارہ جانا ہے۔ اسی طرح محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بھی بیمار چلی آرہی ہیں۔ موصوفہ پہلے سے کچھ بہتر ہیں۔ ہر دو بزرگان سلسلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور فعال اور بابرکت زندگی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 25 جنوری 2007

پوپ صاحب کے جواب میں!

((9))

اب تک کی گفتگو میں ہم پوپ صاحب کے جواب میں عیسائیوں کے تثلیث و کفارہ کے عقیدہ کے ساتھ ساتھ موجود بائیبل کے اُن خیالات کا ذکر کر چکے ہیں جو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کے متعلق پیش کرتی ہے ساتھ ہی ہم نے بائیبل کی معاشرتی و معاشی تعلیمات کا کر کیا ہے اسی طرح عورت کے متعلق بائیبل کی تعلیم اور بائیبل کی اُن سزاؤں کا ذکر کیا جو وہ اپنے ماننے والوں کیلئے اور دشمنوں کیلئے تجویز کرتی ہے۔ ساتھ ہی بائیبل کی تعلیمات کا قرآن مجید کی تعلیمات سے موازنہ کرنے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دور میں صرف اور صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی الہامی کتاب ہے جو اس دور کے تمام تقاضوں کو پورا کر کے تمام مسائل کے حل پیش کرتی ہے۔

اب ہم پوپ صاحب کے اس اعتراض کا تفصیلی جواب پیش کرتے ہیں کہ اسلام نعوذ باللہ من ذلک تلوار سے اور تشدد سے پھیلا ہے اور یہ کہ قرآن مجید کافروں کو زبردستی مسلمان بنانے کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس سے پہلے پوپ صاحب کے اپنے گھر چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید پر اعتراض کرنے والے پوپ صاحب جس بائیبل کو ہاتھ میں لیکر عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں وہ بائیبل اپنے منکرین کے متعلق کیسی تعلیم دیتی ہے۔

بائیبل غیر مذاہب خاص طور پر مشرکین کے متعلق یہ تعلیم دیتی ہے کہ:۔

''تو ان کے معبودوں کو سجدہ مت کر نہ ان کی عبادت کر نہ ان کے سے کام کر بلکہ تو اُنہیں صاف ڈھارے اور اُن کے بتوں کو توڑ ڈال'' (خروج 23/24)

پھر لکھا ہے:۔ ''تم انکی قربان گاہوں کو ڈھادو اور ان کے بتوں کو توڑ دو'' (خروج 34/13)

مزید لکھا ہے کہ: تم ان کے مذبحوں کو ڈھادو ان کے بتوں کو توڑ دو ان کے گھنے باغوں کو کاٹ ڈالو اور ان کی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں جلادو (استثناء 7/5)

بائیبل کی اس تعلیم پر ملاکی نبی کے زمانے تک عمل ہوتا رہا ملاکی نبی کی کتاب میں جو عہد نامہ قدیم کی آخری کتاب ہے لکھا ہے:۔ ''تم میرے بندے موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو'' (ملاکی 4-4)

اور جب یسوع مسیح آئے اور یہودی عالموں نے ان کی بات نہ مانی تو انہوں نے بھی ان سے بائیبل کی اس تعلیم کے مطابق ہی تشدد کیا حتیٰ کہ انجیل میں لکھا ہے یسوع مسیح ان یہودی علماء کے پاس گئے جو معبد میں بیٹھے تھے انکی چوکیاں جاکر الٹادیں لکھا ہے'' اور یسوع خدا کی ہیکل میں گیا اور ان سب کو جو ہیکل میں خرید و فروخت کر رہے تھے نکال دیا اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں الٹ دیں'' (متی 21/12)

یسوع مسیح نے بائیبل کی اس تعلیم پر عمل کیا ہے اور اس تعلیم پر عمل کرنے کے متعلق ہی انہوں نے اپنے حواریوں کو بھی تلقین کی تھی چنانچہ لکھا ہے:۔

''فقیہی اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں اس لئے جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں مانو اور عمل میں لاؤ لیکن ان کے لئے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں'' (متی 3-23/2)

گویا یسوع مسیح کی تلقین تھی کہ فقیہی اور فریسی جو موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں جو شریعت کے مطابق عمل کرنے کیلئے ہیں اس پر ضرور عمل کرو اور شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ جو حضرت موسیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر دوسری طرف متوجہ ہو تو ایسے آدمی کو قتل کر دیا جائے لکھا ہے:

اگر تو اُن شہروں میں سے کسی کی بابت جو خداوند تیرے خدا نے تجھے سکونت کے لئے بخشے ہیں یہ افواہ سنے کہ بعض لوگ بنی ملیعال (یا شیطان کے بچے) تمہارے درمیان سے نکل گئے اور اپنے شہر کے لوگوں کو یوں کہہ کے گمراہ کیا کہ آؤ ہم چلیں اور غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا بندگی کریں تب تجھے پوچھنا اور تلاش کرنا اور خوب تحقیق کرنا ہوگا اور دیکھو اگر یہ بات سچ ہو اور یقین کو پہنچے کہ ایسا نفرتی کام تمہارے درمیان کیا گیا تو تو اسے شہر کے باشندوں کی تلوار کی دھار سے ضرور قتل کرے گا اور سب کچھ جو اس شہر میں ہے اور وہاں کے مواشی کو تلوار کی دھار سے نیست و نابود کر دے گا۔ اور اس کی ساری لوٹ کو وہاں کے کوچوں کے بیچوں بیچ اکٹھا کرے گا۔ اور اس شہر کو اور وہاں کی لوٹ کو خداوند اپنے خدا کے لئے آگ سے جلادے گا'' (استثناء 16-13/12)

اسی طرح لکھا ہے:۔ ''اگر تمہارے درمیان تیری کسی بستی کے پھاٹک کے اندر جو خداوند بڑا خدا تجھ کو دیتا ہے کہیں کوئی مرد یا عورت پایا جائے جس نے خداوند تیرے خدا کے حضور بدکاری کی ہو کہ اس کے عہد کو توڑا ہو اور جاکے غیر معبودوں کی بندگی کی ہو اور انہیں سجدہ کیا ہو خواہ سورج کو خواہ چاند کو خواہ آسمانی فوج کے کسی جرم کو جن کی پرستش کا حکم میں نے نہیں کیا اور یہ تجھے کہا جائے اور تو سن پائے اور تحقیقات کرے اور دیکھو یہ سچ نکلے اور یہ بات یقین کو پہنچے کہ اسرائیل میں ایسا گھنونا کام ہوا تو تو اس مرد یا اس عورت کو جس نے یہ برا کام کیا اپنے پھاٹکوں پر باہر لا اور اس مرد یا عورت پر یہاں تک پتھراؤ کی جئو کہ وہ مرجائیں''۔ (استثناء 6-17/2)

یہ تو بائیبل کی وہ تشدد کی تعلیم ہے جو مذہب کے معاملہ میں ہے اور ان لوگوں کیلئے ہے جو ان کے مذہب کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں چلے جائیں۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ اس تعلق میں قرآن مجید کا کیا فرمان ہے

قرآن مجید فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (البقرہ:257)

یعنی ہدایت و گمراہی کا فرق تو خوب واضح ہے اس لئے دین کے معاملہ میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں۔

فرمایا:۔

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن و من شاء فلیکفر (الکھف)

اور کہہ دے حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کردے۔ ہر ایک کو کھلی آزادی ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے ایک بار دین اسلام قبول کر لینے کے بعد بھی اگر کوئی اس کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے تو بھی اس پر دنیا میں کوئی گرفت نہیں ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے چاہے بار بار ایمان لاؤ چاہے بار بار انکار کرو پھر بھی اس دنیا میں کوئی سزا نہیں سزا موت کے بعد ہی ہوگی۔ فرمایا:۔

ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لم یکن اللہ لیغفر لھم و لا لیھدیھم سبیلا۔ (النساء:138)

یعنی۔ وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کردیا۔ پھر ایمان لائے پھر انکار کردیا پھر کفر میں بڑھ گئے اللہ انہیں معاف نہیں کریگا۔ اور انہیں صحیح راستہ کی ہدایت نہیں دے گا۔

اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے قرآن مجید میں یہی تعلیم ہے کہ سورج چاند یا دیگر مخلوقات کی پرستش نہ کرو لیکن ان پرستش کرنے والوں کو جلانے یا سنگسار کرنے کی بہیمانہ و وحشیانہ تعلیم نہیں دیتا قرآن مجید کا فرمان ہے کہ:۔

''لا تسجدوا للشمس و لا للقمر و اسجدوا اللہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون''

(حٰم السجدہ:38)

''نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے اُنہیں پیدا کیا اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو''

اور اس آیت سے صرف چند آیات قبل قرآن مجید نے برائی کو دور کرنے کا ایک حسین گر بیان فرمایا ہے فرماتا ہے اچھائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے اس لئے برائی کو ہمیشہ اچھائی سے دور کیا کرو تلخی، تشدد اور دہشت سے برائی دور نہیں ہوگی بلکہ جب اس کو موقع ملے گا وہ پھر پھوٹے گی اگر تم برائی کو اچھائی سے اور حسن سلوک سے دور کرو گے تو تمہارا دشمن بھی تمہارا دوست بن جائے گا۔ (حٰم سجدۃ: 35)

بائیبل کہتی ہے برائی کرنے والوں کو جلا ڈالو، سنگسار کرو ان کو قتل کر دو ان پر پتھراؤ کرو وغیرہ وغیرہ لیکن قرآن مجید تو یہاں تک فرماتا ہے کہ بتوں کو توڑنا جلا ڈالنا تو درکنار اپنی زبان سے بھی کبھی ان کو برامت کہو فرمایا

''تم ان معبودوں کو جن کو مشرک خدا کے علاوہ پوجتے ہیں برامت کہو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ دو مذاہب کے درمیان فساد ہوگا۔ وہ بھی اللہ کو گالیاں نکالیں گے''۔ (الانعام:109)

اس مقام پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو عہد نامہ قدیم کی تعلیم ہے یسوع مسیح نے تو نرمی کی تعلیم دی ہے تو واضح ہو کہ ہم ابھی ثابت کر آئے ہیں کہ یسوع مسیح نے انجیل میں واضح فرمایا ہے کہ جو کچھ تورات میں لکھا ہے اس پر عمل کرو فرماتے ہیں:۔

''یہ مت خیال کرو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے آیا ہوں میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے آیا ہوں ایک لفظ اور شوشہ توریت کا نہیں بدے گا''۔ (متی 5/17)

اس مقام پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو عہد نامہ قدیم کی تعلیم ہے یسوع مسیح نے تو نرمی کی تعلیم دی ہے تو واضح ہو کہ ہم ابھی ثابت کر آئے ہیں کہ یسوع مسیح نے انجیل میں واضح فرمایا ہے کہ جو کچھ تورات میں لکھا ہے اس پر عمل کرو اس کے بعد انجیل کے جو حوالے مسیح کی نرمی کی تعلیم کے متعلق پادری صاحبان پیش کرتے ہیں اگر آپ اس کو انجیل کی تعلیم میں واضح تضاد نہیں کہیں گے تو اور کیاں کہیں گے اور کیا یسوع مسیح کی طرف تضاد بیانی منسوب کرنا مناسب ہوگا۔ پوپ صاحب اور پادری صاحبان خود ہی فیصلہ کریں۔

ذیل میں ہم انجیل کی تضاد بیانیوں میں سے بعض کا تذکرہ کریں گے جیسا کہ ہم عرض کر آئے ہیں کہ یسوع مسیح نے متی کی انجیل میں صاف فرمایا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جو شریعت لائے ہیں اس پر عمل کرو اور پھر مزید فرمایا کہ میں اس شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔

پھر کسی جگہ انجیل میں لکھا ہے کہ نرمی اور صلح اختیار کرو حلیمی برتو اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مار دے تو دوسرا بھی پیش کردو (متی 5/35) اپنے دشمن سے پیار کرو (متی 5/44) لیکن دوسری جگہ کہتے ہیں۔

''یہ مت سمجھو میں زمین پر صلح کروانے آیا ہوں صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہوں'' (متی 10/34)

بالآخر ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قارئین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کون سا مذہب ایسا ہے جس میں

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یاد رکھیں جب اس زمانے کے پکارنے والے اور مسیح و مہدی کی آواز کو سنا ہے تو تمام دوسرے ربّوں سے نجات حاصل کرتے ہوئے صرف اور صرف ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ربُّ العالمین ہے کے سامنے جھکنا ہوگا اور اس کی تسبیح کرتے ہوئے اور اس کی حمد کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہوں گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -فرمودہ یکم دسمبر 2006ء بمطابق یکم فتح 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (المومن:67)

گزشتہ خطبے میں صفت ربّ کا ذکر کرتے ہوئے مَیں نے بعض آیات پیش کی تھیں جن میں اللہ تعالیٰ کے ان حکموں پر توجہ دلائی گئی تھی جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو میری عبادت کی طرف توجہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ اپنے انجام کے تم خود ذمہ دار ہوگے۔ اللہ فرماتا ہے کہ دیکھو مَیں تمہیں واضح طور پر بتا چکا ہوں کہ تمہارا خدا ایک واحد و یگانہ خدا ہے جو تمہارا رب ہے اور جو رَبَّنَا کی آواز پر دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے۔ پھر صرف ضرورت کے وقت لگائی ہوئی تمہاری صداؤں اور دعاؤں کا ہی کیا ذکر ہے، تمہارے مانگے بغیر ہی تمہارے دنیاوی آرام و آسائش کے لئے، تمہارے سکون کے لئے رات اور دن بنا کر ہر ایک انسان پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے، اور ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اس احسان کے بدلے میں ایک مومن بندے سے سوائے شکر کے جذبات کے کسی اور اظہار کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہئے ایک مومن سے کسی دوسرے اظہار کی توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ پس اس شکر گزاری کے جذبات کے نتیجہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ جو تمہارا رب ہے اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے اور کبھی کوئی ایسا موقع نہ آئے جب تم شیطان کے بہکاوے میں آجاؤ۔ اس لئے ہوش کرو اور ہمیشہ اُن نعمتوں کو یاد کرتے رہو جن میں زمین و آسمان اور اس کے اندر اور درمیان کی کائنات کی ہر چیز شامل ہے اور جس میں اس نے تمہاری بقا کے سامان مہیا کئے ہوئے ہیں۔

پھر تمہاری جسمانی ساخت ہے، تمہارے قویٰ ہیں، تمہارے اعضاء ہیں، تمہاری اچھی شکلیں ہیں، تمہارے کھانے پینے اور اوڑھنے پہننے کے لئے بے شمار رزق اور نعمتوں کی قسمیں تمہیں مہیا کی ہیں۔ دیکھیں فصلوں میں سے ہی اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا ربّ ہے، ہمارے لئے مختلف قسم کی چیزیں مہیا فرمائی ہیں، کھانے کے لئے خوراک کا بھی انتظام ہے جس کی بے شمار قسمیں ہیں، پینے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ کی نباتات میں سے ہی مہیا ہو جاتے ہیں، تن ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا انتظام ہے وہ بھی فصل میں سے مہیا ہو جاتا ہے۔

پھر خشکی اور تری کے پرندے اور جانور ہیں، اُن میں بھی اللہ تعالیٰ نے کھانے کے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ سمندر کے پانی کے اندر رہنے والی چیزوں میں بھی، سمندر کے اوپر بھی، پانی کے اوپر رہنے والے پرندوں میں سے بھی اور خشکی میں رہنے والے پرندوں اور جانوروں میں سے بھی۔ پھر ان میں سے کھانے کے سامان کے ساتھ ساتھ ہماری زندگیوں کے لئے پینے کے سامان بھی مہیا فرمائے ہیں۔ سردی گرمی سے بچانے کے لئے بھی جانوروں میں سے سامان مہیا فرمایا اور سواری کے سامان بھی مہیا فرمائے ہیں۔ خوبصورت لباس مہیا کرنے کے لئے ہمارے ربّ نے ایک کیڑے کو اس کام پر لگایا ہوا ہے جو محنت کرتا ہے اور ہمارے لئے اچھا ریشم مہیا کرتا ہے، جس کو پہن کر اکثر لوگ بجائے شکر گزاری کے جذبات کے اس کو اپنے لئے بڑائی اور تفاخر کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔

پھر اس زمانے میں اگر جانوروں کو سواری کے استعمال کے لئے متروک کیا یا کم استعمال میں آئے تو زمین سے ایک ایسی توانائی مہیا کر دی جس کی مدد سے زمین کے سفر بھی آسان ہو گئے ہیں، سمندر کے سفر بھی آسان ہو گئے ہیں، فضاؤں کو بھی اس کی مدد سے انسان نے مسخر کر لیا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمین و آسمان کی جو نعمتیں مہیا فرمائی ہیں، زمین و آسمان کی جو چیزیں ہمارے ربّ نے ہماری خدمت کے لئے لگائی ہوئی ہیں یہ بے شمار ہیں جن کے نام لیتے چلے جائیں تو ایک لمبی فہرست بن جائے گی۔

افسوس ہے کہ انسانوں کی اکثریت اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کی بجائے کہ کن کن انعامات سے اس نے انسان کو نوازا ہے، اللہ تعالیٰ سے جو ربُّ العالمین ہے منہ موڑ رہی ہے۔ لیکن یہ چیز ایک احمدی سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اُس کا شکر گزار بنتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے طریق پر اس کی عبادت کی جائے۔ نظر دوڑا کر دیکھ لیں، غور کر کے دیکھ لیں، ہمیں صرف اور صرف وہی ایک ربّ نظر آئے گا جو قرآن کریم نے ہمیں دکھایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی طرف رہنمائی فرمائی ہے یہی وہ ربّ ہے جو ہمیں یہ ساری نعمتیں مہیا فرما رہا ہے جو ربُّ العالمین ہے۔

پس وہی ہے جو یہ سب نعمتیں دینے کی وجہ سے تعریف کا حقدار ہے اور عبادت کے لائق ہے نہ کہ چھوٹے چھوٹے ربّ جو انسان نے بنائے ہوئے ہیں کہ ان کی طرف توجہ کی جائے جو کچھ بھی دینے کی طاقت نہیں رکھتے اور جن کو اپنے آپ کو بچانے اور سنبھالنے کے لئے دوسروں کی مدد کی ضرورت ہے۔ پس ان سب باتوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تعلیم اتار کر یہ اعلان کروادیا، جیسا کہ مَیں نے پہلے تلاوت میں کہا تھا قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ مَیں اُن کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، کسی اور کے آگے جھکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سیدھا راستہ دکھائے جانے کے بعد یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کہ مَیں نافرمانوں میں شامل ہو جاؤں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھ چکا ہوں جو میرے ایمان کو مضبوطی بخشتے ہیں۔ پس مَیں اللہ کے حکم سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ مَیں تمام جہانوں کے ربّ کا کامل فرمانبردار ہو جاؤں۔ مَیں ناشکر گزار لوگوں کی طرح، ربّ کی پہچان نہ کرنے والے لوگوں کی طرح، غیر اللہ کی طرف نہیں جھک سکتا۔ اتنے روشن نشانوں اور اپنے ربّ کے اتنے احسانوں کے بعد سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مَیں کسی اور کی عبادت کروں۔

پس اب ہمارے قدم اسی ربُّ العالمین کی عبادت کی طرف بڑھیں گے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد بے یار و مددگار اور بغیر کسی راہنما کے

نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اپنے وعدے کے مطابق ہماری حالت زار کو دیکھتے ہوئے ایک منادی کو اتار دیا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ ہماری مادی اور ظاہری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی ربوبیت کے جلوے دکھا رہا ہے وہاں مسیح و مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی غذا کا بھی انتظام فرما دیا۔ ہمیں اپنی طرف آنے والے راستوں کی نشاندہی بھی کر دی ہے اور رہنمائی کرنے کے لئے ایک رہنما بھی عطا فرما دیا ہے۔ ہم اُس رہنما کو ماننے والے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَان کہ اے ہمارے ربّ یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا ہے جو ایمان کی طرف منادی کر رہا تھا، جو تیری طرف سے بھیجا ہوا تھا اور ہم اس کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں، تیرے اس انعام کی ہم قدر کر رہے ہیں اور تجھ سے ہی دعا مانگتے ہیں کہ اب ایمان میں بھی ہمیں کامل رکھنا۔ ایک ذی شعور انسان، ایک عقل مند انسان، ایک مومن جو اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ کر ایمان لایا ہے، جس کی رہنمائی فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، وہ یہ سب کچھ دیکھ کر اس بات کا نہیں سوچ سکتا کہ اپنے ربّ کا کامل فرمانبردار نہ بنے۔

پس احمدی کا یہ اعلان ہے اور ہونا چاہئے کہ ہم تو اپنے ربّ کے حکم کے مطابق جو ربُّ العالمین ہے اس کے تمام حکموں پر عمل کرتے ہوئے کامل فرمانبرداری سے اس کے آگے جھکتے ہیں اور اس کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَار (آل عمران: 194) کہ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری تمام برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔ ہم عاجزی سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اب جبکہ ہم نے اس امام کو مان لیا ہے، تیرے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ہماری یہ دعا قبول فرما کہ ہم اب کبھی کسی قسم کی برائیوں میں نہ پڑیں، کسی بھی قسم کی غلطیوں کا ارتکاب ہم سے نہ ہو، ہمیشہ گناہوں سے بچتے رہیں، پس اے ہمارے خدا تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں ہر قسم کی برائیوں سے بچائے رکھ، جب ہمارا واپسی کا وقت آئے، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا وقت آئے تو ہم میں سے ہر ایک کا شمار ان لوگوں میں سے ہو جو نیک لوگ ہیں، ہمارا شمار ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ایمانوں کو درست اور قوی کیا، اپنے ایمانوں کو ہمیشہ دنیا کے گند اور گرد وغبار سے بچائے رکھا۔ لیکن یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہماری دعاؤں کے ساتھ ہمارے عمل مطابقت نہیں رکھتے ہوں گے تو پھر ہماری فرمانبرداری کبھی کامل فرمانبرداری نہیں کہلا سکتی اور جب کامل فرمانبرداری نہ ہو تو پھر دعا بھی نہیں رہتی بلکہ ہمارے منہ سے نکلے ہوئے کھوکھلے الفاظ ہوتے ہیں۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ منادی کی آواز سن کر ہم جو اعلان کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم تجھے گواہ بنا رہے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، کیا ہمارا یہ اعلان حقیقت پر مبنی ہے؟ کیا یہ کامل فرمانبرداری والا ایمان ہے؟ کیا ہم نے سچائی کو سمجھتے ہوئے اپنے ربّ کو گواہ بنا کر اس کو پکارا ہے؟ یا ماحول کے زیر اثر یہ آواز لگائی ہے، یہ صدا دی ہے اور ہمیں صفت رب کا صحیح طرح فہم و ادراک نہیں ہے اور یہ پکار صرف زبانی جمع خرچ ہے، کھوکھلا دعویٰ ہے، یہ کھوکھلا نعرہ ہمارے کسی کام نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی طور پر اس روح کو سمجھنے کی توفیق دے جو اس دعا کے پیچھے ہونی چاہئے، اپنے ربّ کو پکارتے ہوئے ہمیں اپنے اندر ایک درد کی کیفیت محسوس ہو، ہم اپنے ربّ کو درد سے پکار کر اپنے آپ کو نیکوں میں شامل کرنے کی درخواست کر رہے ہوں، اللہ سے یہ دعا مانگ رہے ہوں کہ ہمیں حقیقی نیک بنا دے۔ پھر یہ بھی جائزے لینے ہوں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں اور ہم کس حد تک آپ کی خواہشات پر آپ کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔

جب ہم اپنے ربّ سے نیکیوں پر چلنے اور اس پر قائم رہنے کے لئے دعا مانگتے ہیں تو اس نظر سے کہ وہ ربُّ العالمین ہے اور ہمارے ربّ کے احکامات تمام زمین و آسمان پر لاگو ہیں۔ ہمارے ربّ کی تعلیم یورپ کے لئے بھی ہے اور امریکہ کے لئے بھی ہے، ایشیا کے لئے بھی ہے اور جزائر کے لئے بھی ہے۔ اسی طرح افریقہ کے لئے بھی ہے۔ اس کرّہ ارض کے لئے بھی ہے اور تمام زمین و آسمان اور کائنات کے لئے بھی، تمام کائنات اس کے تصرف میں ہے۔ جہاں بھی انسان موجود ہے یا آئندہ جب کبھی وہاں پہنچے گا تو ہمارے ربّ کے تمام حکم اس پر لاگو ہوں گے۔

اتنی وضاحت مَیں اس لئے کر رہا ہوں کہ مَیں جب خطبے یا تقریر میں کوئی بات کرتا ہوں تو بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایت صرف اس جگہ کے لئے ہے جہاں خطاب ہو رہا ہے۔ ایک احمدی کا یہ رویّہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ کسی بھی احمدی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مَیں جس ملک میں خطبہ یا تقریر میں کوئی بات کروں جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے حوالے سے ہے تو وہ صرف اسی ملک کے لئے ہے۔ بلکہ جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہ سب اس کے مخاطب ہوتے ہیں۔ جب ہم یہ سمجھیں گے تو تبھی ہم میں یکرنگی پیدا ہوگی اور تبھی ہم ایک ربُّ العالمین کے ماننے والے کہلا سکیں گے۔

گزشتہ دنوں میں ایک خطبہ مَیں نے عائلی تعلقات، گھریلو، میاں بیوی کے تعلقات اور ساس بہو کے تعلقات پر دیا تھا، پھر لجنہ اماء اللہ U.K. کے اجتماع پر پردے کے بارے میں عورتوں کو توجہ دلائی تھی اور اس پر زور دیا تھا تو سنا ہے کہ بعض ملکوں میں بعض عورتیں اور مرد یہ پوچھتے ہیں یا آپس میں باتیں کر رہے ہیں کہ کیا یہ باتیں جن پر توجہ دلائی گئی ہے صرف U.K. کے لئے ہیں یا ہم سب اس کے مخاطب ہیں۔

پہلے وقتوں میں تو شاید بعض خاص جگہوں کے لئے بعض باتیں کہی جاتی ہوں لیکن اب تو دنیا ہر جگہ قریبی رابطے ہونے کی وجہ سے ایک ہوگئی ہے اس لئے برائیاں بھی تقریباً مشترک ہو چکی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمیں MTA کی نعمت سے نوازا ہے تا کہ اس ربّ، جو ربُّ العالمین ہے کی تعلیم سے ہٹنے والوں کو فوری طور پر توجہ دلائی جا سکے۔ اگر ایک جگہ برائی پھیل رہی ہے تو نیکی بھی فوری طور پر اس جگہ پہنچ جانی چاہئے۔ پس ہر احمدی جہاں کہیں بھی ہو، اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْن یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے ربّ کا کامل فرمانبردار ہو جاؤں، کا مخاطب ہے تو پھر وہ باتیں جو ہمارے ربّ نے ہمیں بتائی ہیں، جو میں نے اپنے خطبے اور تقریر میں بیان کی ہیں اور جو مختلف وقتوں میں بیان کرتا ہوں وہ دنیا میں ہر جگہ کے احمدی کے لئے ہیں۔ اس لئے عمل نہ کرنے کے بہانے تلاش نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ہر ایک کو اس کا مخاطب سمجھنا چاہئے۔ جب کامل اطاعت اور فرمانبرداری اور اللہ کے حکموں پر عمل کرنے اور اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے گی تو تبھی ہم اپنے ربّ کو مخاطب کر کے نیکوں کے ساتھ وفات کے وقت شامل ہونے کی دعا کر رہے ہوں گے، یہ دعا کر رہے ہوں گے کہ اے اللہ ہمیں اپنے تمام احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما تا کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو کامل فرمانبردار ہوں اور صرف تیری عبادت کرنے والے ہوں اور جو فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر: 30-31) کے انعام کے حاصل کرنے والے ہوں۔ ایک مومن کا کام تو یہ ہے کہ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے ایمان لانے کے بعد، یہ اعلان کرنے کے بعد کہ مَیں ایمان لے آیا، رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ (النمل: 20) (کہ اے میرے رب تو مجھے توفیق بخش کہ مَیں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر کی ہے) کی دعا مانگتے ہوئے اس اللہ کے شکر گزار ہوں، اپنے ربّ کے شکر گزار ہوں جس نے ہم پر یہ فضل فرمایا ہے کہ ایمان کی توفیق بخشی۔ اور پھر اس کے ساتھ ہماری توجہ اس طرف ہونی چاہئے اور ہمیں یہ دعا کرنے والے ہونا چاہئے کہ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ (النمل: 20) کہ اے میرے ربّ ان نیک اعمال بجالانے کی مجھے توفیق دے جو تجھے پسند ہوں اور پھر اس کے نتیجہ میں تو ہمیں اپنی رحمت میں سمیٹتے ہوئے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔

پس نیک نیتی سے یہ دعا کرنے والے اور اعمال صالحہ بجالانے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ کا انعام حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس جب ہم اپنے ربّ سے دعائیں مانگتے ہیں جو ہمارے ربّ نے ہمیں سکھائی ہیں تو ضروری ہے کہ اس کے لوازمات بھی پورے کئے جائیں اور یہ لوازمات جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے اعمال صالحہ ہیں۔ پس یہ کہنا کہ یہ خطبہ فلاں کے لئے ہے اور یہ تقریر فلاں کے لئے ہے، اپنے آپ کو اپنی دعاؤں سے محروم کرنے والی بات ہے۔ ایک طرف تو ہم کہیں کہ ہم اپنے ربّ سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں اپنا قریب ترین مقام عطا فرما لیکن دوسری طرف ہم کہیں کہ دعا تو یہی ہے لیکن یہ دعا ہم اپنی شرائط پر مانگنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں بھی کہیں یہ طریق نہیں کہ مانگنے والے کہیں کہ مجھے دو بھی اور دو بھی میری شرطوں کے مطابق۔ ایسے شخص کو دنیا پاگل کے علاوہ اور کیا کہے گی؟ ایسے شخص کو بیوقوف سمجھا جائے گا۔ لیکن دنیاوی معاملات میں بعض اوقات ہو بھی جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں کسی نے مجھے لکھا کہ میرا رشتہ نہیں ہوتا، نظارت رشتہ ناطہ پاکستان تعاون نہیں کرتا۔ جب مَیں نے رپورٹ لی تو پتہ لگا کہ رشتے تو کئی تجویز کئے ہیں لیکن پسند نہیں آئے اور وجہ یہ تھی کہ لڑکے نے کہا کہ رشتہ میری شرط کے مطابق ہونا چاہئے۔ خود یہ صاحب میٹرک پاس ہیں، تعلیم معمولی ہے اور شرط یہ تھی کہ لڑکی پڑھی لکھی ہو، ایم اے ہو اور کام کرتی ہو، کما کے لانے والی ہو، شادی پر مجھے مکان بھی ملے، دس بیس لاکھ روپیہ نقد بھی ملے، میرا خرچ بھی اٹھائے اور پھر یہ کہ صرف خرچ ہی نہ اٹھائے بلکہ مجھے کام کرنے کے لئے نہ سسرال والے اور نہ ہی لڑکی کچھ کہے، جب مرضی ہو کام کروں یا نہ کروں۔ تو ایسے شخص کو ذہنی مریض کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ ایسے رشتوں اور ایسے لڑکوں پر تو رشتہ ناطہ کو توجہ ہی نہیں دینی چاہئے تھی (پتہ نہیں کیوں وہ تجویز کرتے رہے)، کیونکہ اگر ایسے لوگوں سے ہی واسطہ رہا تو رشتے ناطے کا عملہ بھی کہیں ذہنی مریض نہ بن جائے۔ افسوس ہے کہ خیر کا مطالبہ تو ہوتا ہے لیکن ایسا کوئی بھی نہیں

کرتا۔ لیکن عملی صورت بعض جگہ اس طرح نظر آ جاتی ہے کہ شادی کے وقت تو کچھ نہیں کہتے اور کوئی شرط نہیں لگاتے لیکن شادی کے بعد عملی رویہ یہی ہو جاتا ہے، بعضوں کی شکایات آتی ہیں۔ لڑکی والوں سے غلط قسم کے مطالبے کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر مرضی کا جواب نہ ملے اور مطالبات پورے نہ ہوں تو پھر لڑائی جھگڑے اور فساد اور لڑکیوں کو طعنے وغیرہ ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی عقل دے اور رحم کرے۔

پس ایک بے وقوف اور ظالم کے علاوہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہوتا ہے، (کیونکہ انسانوں کی طرح اللہ تعالیٰ پر ظلم تو کوئی نہیں کر سکتا) ایسا شخص کوئی ایسی بات کرتا ہے تو اپنی جان پر ظلم کر رہا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے علاوہ جس کو اپنے ربّ کی صفت ربوبیت کا کوئی فہم و ادراک نہیں ہے۔ جس کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ہمارے ربّ نے ہم پر کیا کیا احسان کئے ہوئے ہیں اور ہم پر احسان کرتے ہوئے جو احکامات دیئے ہیں ان پر عمل کر کے ہم ان دعاؤں سے فیض پا سکتے ہیں جو ہمارے ربّ نے ہمیں سکھائی ہیں، اس کے بغیر نہیں۔

تو ایک دعا جو سورۃ الشعراء کی تین آیات ہیں اس میں یہ سکھائی ہے کہ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ (الشعراء: 84 تا 86) کہ اے میرے ربّ مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر اور میرے لئے بعد میں آنے والے لوگوں میں سچ کہنے والی زبان مقدر کر دے اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

پس ایسے لوگ جو اپنے ربّ کی پہچان نہیں رکھتے اور عقل سے عاری ہیں ان کی باتیں سن کر یہی دعا ہے جو ہمارے لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنے ربّ سے عقل کی اور حکمت کی اور صحیح باتوں کو اختیار کرنے کی اور ان پر قائم رہنے کی دعا مانگنی چاہئے اور پھر اس کے ساتھ اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ رہنی چاہئے جس کی اللہ تعالیٰ نے بارہا ہمیں تلقین فرمائی ہے، بارہا ہمیں توجہ دلائی ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے علاوہ نیک لوگوں میں شامل ہونے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے، ان لوگوں میں شامل ہونے کا جو سچائی پر ہمیشہ قائم رہے، جنہوں نے سچ بات کہی، شرک اور جھوٹ کے خلاف جہاد کر کے حقوق اللہ بھی قائم کئے اور حقوق العباد بھی قائم کئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے نیکیاں پھیلانے والے اور سچ کہنے والے بنے، جن کو ہمیشہ اُن کی نیکیوں کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے اور پیچھے رہنے والے لوگوں میں بھی ان کی نیکیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے تذکرے ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کی دعا قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں جنت کی نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔ پس سچائی کو قائم رکھنے اور سچوں میں شمار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ صحیح تعلیم اور حکمت پر قائم رہنے کی دعا کرتے رہیں۔ انبیاء کا دائرہ وسیع ہوتا ہے وہ اس دائرے میں اپنے ربّ سے مانگتے ہیں اور ہر مومن کا دائرہ ہر ایک کی اپنی استطاعت کے مطابق ہوتا ہے، اُن صلاحیتوں کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو عطا کی ہیں۔ لیکن سچائی کا بنیادی سبب ہمیشہ ہر ایک کو پیش نظر رہنا چاہئے تا کہ زندگی میں بھی اور بعد میں بھی سچوں میں ہی ذکر ہو اور ان کا سچوں میں ہی شمار ہو۔ پس اس پہلو سے بھی ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو، کوئی ایسا کلمہ نہ نکلے جو سچائی کے خلاف ہو۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ اپنے ربّ کے احسانوں کا شکر ادا کر سکے اور اس کے انعاموں کا وارث بن سکے۔ ملازمت کرنے والا ہے یا کوئی بھی کام کرنے والا ہے تو محنت اور ایمانداری سے کام کرے، لوگوں سے معاملات ہیں تو ان کے حقوق کا خیال رکھے۔ جماعتی ذمہ داریاں ہیں، چاہے اعزازی خدمت کی صورت میں ہے یا وقف زندگی کارکن کی صورت میں ہے ان میں کبھی کسی قسم کی سستی یا سچائی سے ہٹی ہوئی بات سامنے نہ لائے۔ ہر ایک شام کو اپنا جائزہ لے تا کہ پتہ لگے کہ کس حد تک صدق پر قائم ہے، ضمیر گواہی دے کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور راتیں بھی اس بات کی گواہی دیں کہ تقویٰ سے رات بسر کی۔ اگر دن اور رات میں ہماری سچائی اور تقویٰ کے معیار رہے تو کامیابی ہے لیکن اگر معیار گر رہے ہیں تو اس دعا کے حوالے سے کہ ہم نے آنے والے منادی کو سنا، منادی کو مانا یہ بات غلط ہو جائے گی، یہ جھوٹ ہے، اپنے نفس سے بھی دھوکہ ہے اور خدا تعالیٰ جو ہمارا ربّ ہے اس سے بھی دھوکہ ہے۔ پس رَبَّنَا کی صدا تب قبولیت کا درجہ رکھتی ہے جب سچے دل کے ساتھ تمام احکامات اور عہد بیعت پر قائم رہنے کی کوشش ہو۔ انسان کمزور ہے، غلطیاں کرتا ہے لیکن ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا (شاید گزشتہ خطبے میں یا اس سے پہلے) کہ ہمارا ربّ اتنا مہربان ہے کہ اُس نے ہمیں بخشنے کے لئے ہمیں استغفار کے طریقے بھی سکھائے ہیں تا کہ ہم خالص ہو کر اس کے حضور جھکیں۔ اور اس کے حضور خالص ہو کر کی گئی استغفار کو اللہ تعالیٰ قبولیت کا درجہ دیتا ہے اور اسے قبول فرماتا ہے۔

فرماتا ہے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَغَفَرَلَهٗ اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُالرَّحِيْمُ (القصص: 17) اس نے کہا اے میرے ربّ یقیناً مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش، تو اس نے اسے بخش دیا یقیناً وہی ہے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو یہ جو دعا یہاں بیان کی گئی ہے یہ قصہ کہانی کے طور پر نہیں لکھی گئی۔ بلکہ اس لئے بتائی ہے کہ اگر تم خالص ہو کر اپنے ربّ سے مانگو تو وہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کرے گا۔ پس جب دل سے دعا نکلے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق بخشش کا سلوک فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی سے ایسا سلوک فرمائے اور ہر احمدی اپنے ربّ کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کے بعد ہمیشہ اس حکم کا مصداق بن جائے اور اس پر عمل کرنے والا ہو کہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ (الحجر: 99) یعنی اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔

پس یاد رکھیں جب اس زمانے کے پکارنے والے اور مسیح و مہدی کی آواز کو سنا ہے تو تمام دوسرے ربّوں سے نجات حاصل کرتے ہوئے صرف اور صرف ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو ربُّ العالمین ہے کے سامنے جھکنا ہوگا اور اس کی تسبیح کرتے ہوئے اور اس کی حمد کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہوں گی۔ ہمیں وہ سجدہ کرنا ہوگا جس کی اس زمانے کے امام نے ہمیں پہچان کروائی ہے۔ وہ سجدہ جو صرف اور صرف ربُّ العالمین کے دَر پر کیا جاتا ہے کیونکہ وہی ایک ربّ ہے اور اس کے علاوہ کوئی ربّ نہیں جو کسی مومن کے دل میں بستا ہو یا کسی احمدی کے دل میں بس سکتا ہو۔ پس ایک احمدی کی توجہ ہر وقت اُس ربّ کے آگے جھکے رہنے کی طرف ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:

''دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اُس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہیں''۔ بہت سے ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ یہ ربّ کی جمع ہے۔ ''اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اُسے اپنے حُسن یا مال یا دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی ربّ کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَا کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے، تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دل سوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَا یعنی اصلی اور حقیقی ربّ تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب مَیں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدقِ دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں، تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔

غرض بجز اس کے خدا کو اپنا ربّ بنانا مشکل ہے جب تک انسان کے دل سے دوسرے ربّ اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی ربّ اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔

بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں گزارا ہی مشکل ہے''۔ اس کے بغیر گزارا نہیں۔ ''بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں ہے۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقعہ بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا ہے تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آ سکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس دَر کے نہ ہو۔ اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ...... الخ ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے ربّ کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں''۔

(الحکم جلد 7 نمبر 11 مورخہ 24؍ مارچ 1903ء صفحہ 9-10۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 144-145 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ربّ کی پہچان کروائے اور صرف وہی ذات ہو جس کے آگے ہم سب سجدہ کرنے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زرتشت نبی اور زرتشتی مذہب

ڈاکٹر شمیم احمد

مختلف زمانوں اور مختلف اقوام میں بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے تا کہ ان کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی جا سکے مختلف مذاہب کی تاریخ بالخصوص قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر قوم میں مامور مبعوث فرمائے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

(فاطر آیت:25)

یعنی کوئی ایسی قوم نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ہوشیار کرنے والا نہ بھجوایا گیا ہو۔ بہت سے انبیاء اور مذاہب کی تاریخ محفوظ نہیں کیونکہ وہ محدود وقت کے لئے تھے اور ان کی تعلیم بھی محدود تھی اس لئے ان کی تاریخ اور تعلیم کو محفوظ رکھنے کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی کوئی ایسا وعدہ ان سے کیا گیا تھا۔ قرآن کریم کا تمام گزشتہ مذاہب پر یہ ایک احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ان کا ذکر مختلف انداز میں محفوظ رکھا اور آئندہ آنے والی قوموں میں ان کی سچائی کی نہ صرف گواہی دی بلکہ یہ بھی فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ: 286) یعنی مومن خدا کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔ قرآن کریم کا یہ ایک خصوصی امتیاز ہے جس میں کسی مذہب کی مقدس کتاب اس کی شریک نہیں۔

مذاہب کی تاریخ اور ان کی ابتدائی تعلیم کے مطالعہ سے ایک اور حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ سب مذاہب بعض امور قدر مشترک رکھتے ہیں یعنی سب مذاہب کی ابتدائی تعلیم خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی پرستش پر مبنی ہے خواہ وہ خدا تعالیٰ کو کسی بھی نام سے یاد کرتے ہوں۔ جیسے جیسے مذاہب اپنے سفر کے دوران اپنے منبع سے دور ہٹتے چلے گئے تو ان کی تعلیم بگڑتی چلی گئی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا تصور بھی بدلتا چلا گیا کچھ نے غیر خداؤں کو خدا تعالیٰ کا شریک مقرر کرلیا اور بعض نے اپنے مقدس انبیاء کو خدائی صفات کا حامل قرار دے دیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا:

''کوئی قوم اور امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی نذیر نہ آیا ہو۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتداء میں ان تمام مذاہب کی بنیاد، حق اور راستی پر تھی مگر مرورِ زمانہ سے ان میں طرح طرح کی غلطیاں داخل ہوگئیں یہاں تک کہ اصل حقیقت انہیں غلطیوں کے نیچے چھپ گئی۔''

(تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 571)

باوجود اس کے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے ہر قوم میں انبیاء مبعوث فرمائے ہیں مگر اکثر مسلمان اس بات کو ماننے سے اجتناب کرتے ہیں کہ ہندوؤں میں یا ایرانیوں یا یونانیوں میں انبیاء بھجوائے گئے اور کرشن، زرتشت، گوتم، بدھ یا سقراط خدا تعالیٰ کے فرستادہ تھے جو اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمائے گئے تھے۔ جماعت احمدیہ کی یہ ایک امتیازی خصوصیت ہے کہ وہ قرآن کریم کے مندرجہ بالا ارشاد کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات کا یقین رکھتی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے چنیدہ لوگ تھے اور ان کی طرح اور بھی بہت سی قوموں میں ایسے مامور مبعوث فرمائے گئے جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت زرتشت کو گزشتہ انبیاء میں شامل سمجھا ہے جیسا کہ آپ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کے کل رسولوں پر ہمارا ایمان ہے ...... اتنے کروڑ مخلوقات پیدا ہوتی رہی اور کروڑہا لوگ مختلف ممالک میں آباد رہے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یونہی چھوڑ دیا ہو اور کسی نبی کے ذریعہ ان پر اتمام حجت نہ کی ہو۔ آخر ان میں رسول آتے ہی رہے ہیں ممکن ہے کہ یہ بھی انہیں میں سے ایک رسول ہوں۔'' (الحکم جلد 11 صفحہ 5)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی انہیں راستباز نبی قرار دیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف کے ایک باب میں نہ صرف انہیں نبی قرار دیا ہے بلکہ ثابت کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر قوی ایمان رکھتے تھے اور ممکن نہیں کہ وہ کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہوں۔ ذیل میں حضرت زرتشت علیہ السلام کے حالات اور ان کے مذہب کی موجودہ حالت کی بعض تفصیلات پیش ہیں:

زرتشت نبی کے حالات::

زرتشت نبی کے حالات اور ابتدائی زرتشتی مذہب کے بارہ میں بہت کم معلومات محفوظ ہیں اور جو کچھ معلوم ہے اس کا بیشتر حصہ یونانی اور رومن فلاسفروں اور تاریخ دانوں کی بدولت محفوظ رہ سکا ہے۔ ہیروڈوٹس کی کتاب ''تواریخ'' جو کہ 440 قبل مسیح لکھی گئی تھی اس میں ایران کے اس مذہب کا تذکرہ ملتا ہے زرتشتی مذہب کے حالات محفوظ نہ رہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کی تاریخ کے لمبے دور میں کئی بار ایران پر غیر قوموں کے حملے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ان کی تاریخ کا بہت سا مواد ضائع ہوتا رہا ہے۔ 330 قبل مسیح میں سکندر اعظم کے حملہ میں شاہی کتب خانہ کو جلا دیا گیا تھا جس سے بے شمار تاریخی مواد تلف ہو کر رہ گیا۔

جس قوم میں زرتشت پیدا ہوئے وہ آریہ قوم کا حصہ تھی جو تقریباً 2000 سال قبل مسیح موجودہ ایران، عراق اور ہندوستان میں آباد تھے۔ ہندوؤں کی مذہبی کتاب وید اور ایرانیوں کی زبان میں بہت سے الفاظ ملتے جلتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں بسنے والوں کا ماضی میں آپس میں بہت قریبی تعلق رہا ہے۔ جس دور میں زرتشت نبی پیدا ہوئے اس دور میں ایران میں بہت سے دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی تھی اور لوگ ان سے خوفزدہ رہا کرتے تھے۔ پجاری اور دیگر مذہبی لوگ عوام الناس کو مختلف طریق سے دیوتاؤں کے غیض وغضب سے ڈرا کر اپنے مقاصد حاصل کرلیا کرتے تھے۔ زرتشت نے انہیں بتلایا کہ خدا ایک ہے اور وہ مخلوق کا والی ہے اور انہیں اس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ وہی ایک ذات ہے جو پرستش کے لائق ہے۔

زرتشت کے زمانہ کے متعلق حتمًا معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ کس سن میں پیدا ہوئے مگر زرتشتیوں کے نزدیک وہ 660 قبل مسیح ایران کے شہر ''رے'' میں پیدا ہوئے جو کہ ایران کے شمال مشرق میں واقع ہے اور موجودہ ایران عراق میں شامل ہے۔ جدید محققین کا خیال ہے کہ وہ 1000-1500 قبل مسیح یعنی آج سے تقریباً 3500 سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام پوروشپا (Pourushpa) تھا جو ایک معزز سپتمان (Spitman) خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کی والدہ کا نام دغدووا (Dughdova) تھا۔ زرتشت کی پیدائش کا واقعہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے ملتا جلتا ہے کہ وہ ایک پندرہ سالہ کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوئے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ خدا کے نور سے حاملہ ہوئی تھیں۔ زرتشت کی پیدائش کے ساتھ کئی حیرت انگیز باتیں وابستہ ہیں کہا جاتا ہے کہ حمل کے دوران بعض دیوتاؤں نے انہیں شدید درد میں مبتلا کر دیا مگر خدا نے انہیں بعض ہدایات دیں جن پر عمل کرنے سے وہ بالکل ٹھیک ہوگئیں۔ ان کا خاندان ایک جنگجو قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کے ایران کے شاہی خاندان کے ساتھ تعلقات تھے۔

پندرہ سال کی عمر میں زرتشت کو کستی (Kusti) جو کہ ایک قسم کی بیلٹ ہے پہنائی گئی جس کا مطلب ہے کہ وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ گئے ہیں۔ پندرہ تا تیس سال کی عمر تک کے حالات معلوم نہیں مگر یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک لمبا عرصہ تنہائی میں عبادت کرتے ہوئے گزارا تیس سال کی عمر میں جبکہ وہ ایک دریا کے کنارے عبادت میں مصروف تھے ان کے سامنے ایک فرشتہ جس کا نام ''واہومانا'' (Wohu Mana) تھا، ظاہر ہوا۔ جس کا قد عام انسان سے نو گنا زیادہ تھا۔ اس فرشتے نے انہیں بتلایا کہ خدا ایک ہے جس کا نام آہور مزدا (Ahura Mazda) ہے اور خدا نے اسے نبوت کے مقام پر فائز کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس فرشتے نے زرتشت کو کہا کہ اپنے فانی جسم کو چھوڑ کر خدا کے پاس حاضر ہو۔ وہاں اسے مذہب کی تعلیم دی گئی جس کے بعد وہ اپنے جسم میں واپس آگئے۔ وہی فرشتہ اگلے کئی سال ظاہر ہو کر انہیں مذہب کی تعلیم سے سرفراز کرتا رہا جس کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ خدا ایک ہے اور اس کی عبادت کرو۔ برے کاموں سے بچو اور اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو۔

دس سال تک زرتشت اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے رہے مگر انہیں کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی اور سوائے ان کے چچازاد بھائی کے کوئی ان کا ہمنوا نہ بن سکا ان کا ہنسی مذاق اڑایا گیا اور مختلف قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس عرصہ میں انہوں نے بادشاہ وشتاسپا (Vishtapsa) تک بھی اپنا پیغام پہنچایا مگر اس نے غرور اور تکبر سے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے زرتشت کے مقابلہ پر اپنے درباریوں اور پنڈتوں کو اکٹھا کرلیا اور ان کے سامنے تینتیس سوال رکھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زرتشت نے ان سب کو لاجواب کردیا۔ بادشاہ کے درباریوں اور پنڈتوں نے سازش کر کے زرتشت پر جادوگری کا الزام عائد کردیا اور ان کے کمرے سے جادوگری کے آلات برآمد کر کے انہیں قید میں بھجوا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران بادشاہ کا چہیتا گھوڑا بیمار پڑ گیا اور کسی علاج سے اسے فائدہ نہ ہوا مگر زرتشت کے علاج سے وہ تندرست ہوگیا اس واقعہ کے بعد بادشاہ ان پر ایمان لے آیا اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سے لوگوں نے ان کی تعلیم کو قبول کرنا شروع کردیا اور زرتشتی مذہب پھیلنا شروع ہوگیا کہا جاتا ہے کہ زرتشت نے تین شادیاں کیں اور ان کے ہاں چھ بچے پیدا ہوئے۔ اگلے بیس سالوں میں زرتشت نے سارے ملک میں اپنے مذہب کو پھیلایا۔ جب زرتشت نے توران میں تبلیغ شروع کی تو ان کی سخت مخالفت ہوئی اور اس عرصہ میں انہیں تورانیوں کے ساتھ دو جنگوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ آخری جنگ کے دوران ایک دن جبکہ زرتشت آگ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے تو ایک تورانی سپاہی نے موقع پا کر انہیں خنجر کے وار سے شدید زخمی کر کے شہید کر دیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زرتشت نے بھی اسے اپنی تلوار کے وار سے کیفر کردار کو پہنچا دیا۔ اس وقت زرتشت کی عمر 77 سال تھی۔

زرتشت کے وصال کے بعد ان کے ملک میں جتنے بھی بادشاہ آتے رہے وہ سختی سے ان کے مذہب پر قائم رہے۔ ہخامنشیا بادشاہوں نے 330 قبل مسیح تک حکومت کی۔ زرتشتیوں کا سب سے اچھا دور ساسانیوں کا دور تھا جو 211ء سے لیکر 641ء تک رہا۔ اس دور میں ان کی کتب کو دوبارہ تدوین کیا گیا ساتویں صدی عیسوی میں مسلمان ایران پر غالب آگئے اور حضرت سعد بن وقاصؓ نے قدسیہ کی جنگ میں ساسانیوں کے دار الحکومت پر قبضہ کرلیا تو ایران آہستہ آہستہ اسلام قبول کرتا چلا گیا۔ دسویں صدی عیسوی میں بعض زرتشتی ہندوستان کی طرف ہجرت کر گئے اور وہاں جا کر پارسی کہلائے۔ پارسیوں نے ہندوستان جا کر ہندو رسم و رواج کو کافی حد تک اپنا لیا اور آج بھی ان کے رسم و رواج ہندوؤں سے ملتے جلتے ہیں۔

زرتشت نبی کا خدا تعالیٰ کے بارہ میں تصور:

قدیم ہندوستان اور ایران میں زرتشتی مذہب پہلا مذہب ہے جس نے شرک اور بت پرستی کے گہوارے میں خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کی تلقین کی۔ زرتشتی مذہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام سے

ملتا جلتا ہے کیونکہ ان چاروں مذاہب میں خدا کی وحدانیت، انبیاء، فرشتوں، شیطان، حیات بعد الموت اور جنت دوزخ کا تصور پایا جاتا ہے۔ اکثر محققین نے یہ لکھا ہے کہ زرتشتی مذہب بعد میں آنے والے مذاہب پر بہت اثر انداز ہوا ہے۔ اور زرتشتیوں سے ہی دوسروں نے خدائے واحد کا تصور لیا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ ان سب مذاہب کا منبع در حقیقت ایک ہی ہے یعنی خدا تعالیٰ، جس نے وقتاً فوقتاً بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے رسول بھجوائے جن سب کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنا تھا۔

زرتشت کے مطابق خدا کا نام آہورمزدا ہے جس کا مطلب ہے ''سب سے زیادہ عقلمند آقا'' اسی خدا نے دنیا کی ہر چیز تخلیق کی اور وہ ہر اچھائی کا منبع ہے اور ہر خیر اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ علیم وبصیر، ازلی و ابدی اور ہر جگہ موجود ہے۔ زرتشتی مذہب میں فرشتوں کا تصور بھی پایا جاتا ہے اور ان کے نزدیک فرشتے تعداد میں بے شمار ہیں اور ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے اس کے اعمال کا ریکارڈ مرتب کرتے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے مقابل پر شیطان کی قوت محدود اور غیر ازلی ہے۔ خدا تعالیٰ نے شیطان کو آزمانے اور اسے تباہ کرنے کے لئے مادی دنیا کو بنایا کیونکہ خدا کو معلوم تھا کہ شیطان دنیا میں بدامنی، جہالت اور جھوٹ پھیلائے گا۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق میں انسان اشرف المخلوقات کا درجہ رکھتا ہے۔ اور اسے اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو شیطان کے خلاف اپنی عقل اور خوبیوں سے سچائی اور ہمت سے جنگ کرے۔ خدا کے مقابل پر شیطانی قوت کا نام انگرا مانیو رکھا گیا ہے بعض محققین کے نزدیک زرتشت دو خداؤں کا قائل تھا مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ زرتشت کی غزلات میں خدائے واحد کا تصور پایا جاتا ہے۔ در اصل زرتشت نبی کے بعد اس کے بعض پیروکاروں نے جنہیں ''زروانی'' کہا جاتا ہے اور جنہیں زرتشتی راندۂ مذہب قرار دیتے ہیں، شیطان کی قوت پر بہت زور دیا گویا وہ خدا کے مقابل پر ایک ہمیشہ قائم رہنے والی ہستی ہے۔ اس سے بعض لوگوں کو یہ غلط تاثر ملتا ہے کہ زرتشتی مذہب دو خداؤں کا قائل ہے۔

زرتشت نبی کی تعلیم::

زرتشت کے نزدیک انسان پیدائشی طور پر معصوم ہے اور اس پر منحصر ہے کہ وہ نیکی کی طرف مائل ہو جائے اور اپنی زندگی کو کامیاب بنالے یا برائیوں کی طرف مائل ہو کر اپنی آخرت کو تباہ کرلے۔ زرتشت کے مطابق جو کاشت کروگے وہی کاٹو گے والی بات ہے انسان کے اپنے اختیار میں ہے کہ وہ اپنی عاقبت سنوار لے یا برباد کرلے۔ زرتشت کی تعلیم اعلیٰ خیالات، اخلاقیات اور پسندیدہ اعمال پر مبنی ہے۔ ان کی تعلیم کے مطابق انسان کو اپنی زندگی سچائی، عفت انصاف، رواداری، خیرات، دوسروں کی ہمدردی اور ماحولیات کی حفاظت میں گزارنی چاہئے۔ جب انسان کے خیالات اعلیٰ ہوں گے تو وہ اچھی باتیں کرے گا اور پھر اسے اچھے کاموں کی توفیق ملے گی۔ زرتشت کی تعلیم میں اخلاقی اقدار پر بہت زور دیا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں کہ سب انسان بلالحاظ مذہب، قومیت، اور رنگ ونسل کے برابر ہیں اور سب قابلِ احترام ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا چاہئے حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ سچائی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ زرتشت نے خدا سے پوچھا کہ کونسا عمل انسانوں کے لئے سب سے اچھا ہے تو کہا گیا ''سچائی سب سے اہم ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا وآخرت کی بھلائی وابستہ ہے۔''

اسیطرح اپنے خاندان، شہر اور ملک کے ساتھ وفاداری کی تلقین کی گئی ہے اور رہبانیت کی اجازت نہیں دی گئی۔ اسی طرح حمل ضائع کرنے کو بھی گناہ قرار دیا گیا ہے۔ یاسیت اور مایوسی کو گناہوں میں شمار کیا گیا ہے جو مزید برائیوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ علم حاصل کرنے کی بہت تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ آتا ہے کہ: ''تمہارے خدا کی تلقین ہے کہ مجھے جانو کیونکہ خدا جانتا ہے اگر لوگ مجھے پہچان لیں تو وہ میرے ہیں'' غریبوں کی مالی امداد پر بھی بہت زور دیا گیا ہے اور ان کے لئے اجر کی تعلیم موجود ہے۔ اسی طرح ماحولیات کی حفاظت کے بارہ میں بھی تعلیم ملتی ہے۔ یعنی ہوا اور پانی کو خراب ہونے سے بچانا ہے۔ زرتشتیوں کے اکثر مذہبی تہوار موسموں کے ساتھ منسلک ہیں۔

زرتشتیوں کی عبادات::

زرتشتیوں کی عبادات کا ایک بڑا حصہ دعاؤں پر مبنی ہے کہ خدا انہیں سچائی اور راستی کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ ان کے معبد خانوں میں صندل کی لکڑی کی آگ جلائی جاتی ہے اور آگ کو بجھنے نہیں دیا جاتا۔ بعض زرتشتیوں کے نزدیک ان کی آگ کسی کسی نہ مقام پر گزشتہ دو تین ہزار سال سے روشن ہے۔ اکثر عبادات آگ یا روشنی کی کسی دوسری قسم کے سامنے کی جاتی ہیں۔ مثلاً سورج کی طرف منہ کر کے یا مصنوعی روشنی کی موجودگی میں۔ ان کے نزدیک پوجا آگ کی نہیں کی جاتی بلکہ آگ خدا تعالیٰ کی بعض صفات مثلاً نور، حرارت اور توانائی کی مظہر ہونے کی وجہ سے موجود ہوتی ہے۔ گاتھا کے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ جب زرتشت نے غزلات میں خدا اور آگ کا ذکر کیا تو اس سے مراد خدا تعالیٰ کا نور اور اس سے حاصل کردہ روحانی حرارت کا ذکر تھا اور آگ کو ایک استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ عبادت کے دوران ''خورداوستا'' سے روزانہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں جو اکثر اوستا کی زبان میں ہے۔

حیات بعد الموت::

وفات کے بعد زرتشتی مذہب کے مطابق مردہ کو دفن نہیں کیا جاتا تا کہ اس کی وجہ سے زمین، پانی یا آگ خراب نہ ہوں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سچائی کا نشان ہیں اس لئے انہیں خراب نہیں ہونے دینا چاہئے لاش کو وہ ایک بلند مینار کے اوپر رکھ دیتے ہیں جہاں سے اسے گدھ وغیرہ کھالیتے ہیں۔ ان کے نزدیک موت کے بعد روح جسم کے ساتھ تین دن تک رہتی ہے۔ چوتھے دن روح ایک ایسے مقام پر لے جائی جاتی ہے جہاں اس بات کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اگر وہ نیک پایا گیا تو اسے روشنی اور خوشی والے گھر میں جگہ ملے گی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہوگا تو پھر اسے سزا ملے گی۔ سزا والے لوگ دائمی سزا نہیں پائیں گے کیونکہ زرتشتی مذہب میں دائمی سزا کا تصور نہیں ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مناسب اصلاح کے ساتھ عذاب سے نکالے جائیں گے۔ اس دور میں سے گزرنے کے بعد ایک بار پھر جسموں کو زندہ کیا جائے گا اور ان میں روح ڈالی جائے گی اس کے بعد وقت کی حیثیت ختم ہو جائے گی اور انسان دائمی خوشی کے ساتھ رہیں گے۔ زرتشتی مذہب میں دوسرے جنم کا کوئی تصور نہیں ہے جیسا کہ ہندوؤں میں پایا جاتا ہے

تقریبات::

زرتشتی مذہب کو خوشیوں اور تقریبات کا مذہب کہا جاتا ہے۔ ان کی پہلی تقریب کو ''نوجوت'' کہا جاتا ہے جس میں بچوں کو سات اور بارہ سال کی عمر کے درمیان ایک خاص قسم کی قمیص پہنائی جاتی ہے۔ جسے ''سدرے'' کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ انہیں ایک بٹی ہوئی رسی بھی دی جاتی ہے تا کہ اسے کمر کے گرد باندھ لیں۔ اس بٹی ہوئی رسی کو ''کستی'' کہتے ہیں۔ اس طرح بچہ ان کے مذہب پر قائم ہو گیا ہے۔ شادی کی تقریبات میں شادی شدہ عورتیں دولہا اور دلہن کے سر پر دوپٹوں کا سایہ کرتی ہیں اور مذہبی رہنما اوستا میں سے دعائیں پڑھتے رہتے ہیں۔ تقریب کے دوران ان دونوں کے دوپٹوں کو سوئی دھاگے کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے جس سے یہ شگون لیا جاتا ہے کہ یہ دونوں اب ایک رشتہ میں منسلک رہیں گے۔ عام طور پر دولہا اور دلہن سفید لباس پہنتے ہیں کیونکہ سفید رنگ ان کے مذہب میں پاکیزگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

زرتشتیوں کے نئے سال کا آغاز موسمِ بہار کے پہلے دن یعنی 21 مارچ کو ہوتا ہے اور اسے ''جشنِ نوروز'' کہا جاتا ہے۔ آج بھی اسلامی ایران میں اسی دن نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ ''جشن نوروز کبیر'' حضرت زرتشت کی پیدائش کا دن ہے جو نئے سال کے آغاز کے چھ دن بعد منایا جاتا ہے۔ یہ تاریخ بھی حضرت عیسیٰ کے معروف یوم ولادت (25 دسمبر) کی طرح درست نہیں ہے۔ زرتشتیوں کے نزدیک یہ سب سے اہم تقریب ہے۔ اس روز وہ اپنے معابد میں خصوصی طور پر عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان عبادات کے دوران روشنی کا وجود لازمی ہے کیونکہ ان کے نزدیک خدا نور ہے اس لئے عبادت کے وقت روشنی کا ہونا لازمی ہے

مذہبی کتب::

زرتشتی مذہب کی مقدس کتب کا مجموعی نام ''اوستا'' ہے جس کا مطلب ہے ''علم''، بعض یوروپی محققین نے اسے ''ژند اوستا'' بھی لکھا ہے۔ مگر یہ ایک غلط العام نام ہے۔ شروع میں یہ تعلیم زبانی سینہ بسینہ منتقل ہوتی رہی اور بہت بعد میں اسے تحریری صورت میں پیش کیا گیا۔ زرتشتی مذہب کی کتب کی دو اقسام ہیں۔ پہلی یا ابتدائی کتب جو بہت قدیم ہیں اور غالباً 330-648 قبل مسیح میں لکھی گئی تھیں۔ ان میں سب سے زیادہ قدیم کتاب ''گاتھا'' زبان میں لکھی گئی تھی۔ اوستا مختلف ادوار میں لکھی گئی۔ شاہ پور ثانی 309-379ء کے دور میں دوبارہ جمع شدہ مواد کی تدوین کی گئی بعد میں اس کے بہت سے حصے ضائع ہو گئے اس دور میں جو سب سے قدیم نسخہ ملتا ہے وہ 1288 میں تدوین ہوا تھا۔ اوستا عام طور پر پانچ حصوں پر منقسم ہے جن میں عبادات، غزلات، برائیوں کے خلاف قانون، عبادات کے طریق اور دعائیں ہیں۔ غزلات جنہیں گاتھا بھی کہا جاتا ہے زرتشت کے منظوم کلام کا مجموعہ ہے جس میں سترہ نظمیں شامل ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خود زرتشت نبی نے لکھی تھیں اور آج تک محفوظ چلی آتی ہیں۔ گاتھا ابھی تک بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ گاتھا میں زرتشت نے بتلایا ہے کہ خدا ایک ہے اور اپنی مخلوق کے ساتھ ازلی تعلق رکھتا ہے اور اپنی صفات کے ذریعہ دنیا میں اپنا اثر دکھاتا ہے اس منظوم کلام میں خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کا اظہار پایا جاتا ہے اور اس کی حمد کے گیت درج ہیں۔ گاتھا کب لکھی گئی اس کے متعلق جاننا بہت مشکل ہے۔

بعد کی کتب میں سات اہم کتب پائی جاتی ہیں ان کتب کو مقدس کتب میں شامل نہیں کیا جاتا مگر بعد میں آنے والوں کی ان کتب نے زرتشتی مذہب پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ ان میں سے بعض پہلوی اور بعض فارسی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک کتاب ''خورداوستا'' بھی ہے یعنی چھوٹی اوستا جو روز مرہ کی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ یہ آج بھی دستیاب ہے۔ اوستا کی تفاسیر کا نام ''ژند'' ہے جسے مجموعی طور پر ژند اوستا بھی کہا جاتا ہے۔ ژند تراجم اور تفاسیر پر مبنی ہے اور اسے عوام کے استفادہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

تعداد::

اس وقت زرتشتی مذہب کے پیروکار کی دنیا میں کل تعداد کا اندازہ تین لاکھ لگایا جاتا ہے۔ اکثر ایران اور ہندوستان میں آباد ہیں۔ امریکہ میں تقریباً پانچ ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ روس، انگلستان، آسٹریلیا اور کینیڈا میں بھی آباد ہیں۔ 1951ء کے سروے کے مطابق ان کی تعداد میں کمی آرہی ہے۔ جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ غیر مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے اندر داخل نہیں کرتے اور نہ ہی دوسروں کے ساتھ شادی کی اجازت دیتے ہیں۔

(بشکریہ ''انصار الدین جولائی ر اگست 2006)

❀❀❀❀

دیوانہ ہوں دیوانہ!

(محمد مقصود احمد منیب ۔ مربی سلسلہ، ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

ہم بھی قادیان جائیں گے، ان گلیوں میں پھریں گے جن کے ذرّوں نے مسیحا کے قدم چومے، اُن کوچوں میں پھریں گے جنہوں نے وہ پاؤں دم بہ دم چومے، اُن ہواؤں میں سانس لیں گے جن میں ہمارے محبوب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سانسیں لیا کرتے تھے، اُن فضاؤں میں اڑیں گے اور اُن کی مہک اپنی سانسوں میں بسائیں گے جن کو مسیح اور اُس کے پیاروں نے مہکایا تھا، اُس ماحول کو اپنے اندر اور خود کو اُس ماحول کے اندر جذب کر دیں گے جسے مسیح پاک اور اُن کے صحابہ اور محبوبان الٰہی نے ممسوح اور معطر کیا تھا، حضرت امام الزماں علیہ السلام کے انفاخ قدسیہ کی برقی لہریں جہاں ہر وقت ہم جیسے کمزوروں کے اندر بھی زندگی بن بن کر دوڑتی ہیں۔

قادیان کیسے جائیں گے؟ وہاں کیسے رہیں گے؟ کہاں کہاں پھریں گے؟ آنکھیں تلاش کریں گی اُن محبوب وجودوں کو، دلبروں کو جن کی یادوں سے یہاں کے کوچہ و بازار در و دالان، مکان کمرے اور اینٹیں تک مہکتی ہیں! تو دل میں ایک عجیب سا جوش ولولہ اور آنکھوں میں آنسو بھر جاتے۔

آج یہ فخریہ احساس ہمیں عاجزی کا درس دیتا ہوا قادیان کے گلی کوچوں میں کشاں کشاں لئے اُڑ رہا ہے ہماری بے یقینی کو جیسے پر لگ گئے ہوں اور نا اہلی کو پاؤں اور کم مائیگی عرفان کے دھاروں میں جیسے بہ نکلی ہو کہ ہم یہاں پہنچ گئے! یقین نہیں آتا کہ ہم جیسے گنہ گاروں کو بھی یہ موقع ملا۔ الحمدللہ۔

بس میں اور دارالمسیح میں اور بیت الدعا میں اور بیت الفکر، میں اور دالان حضرت اماں جانؓ! مجھے کہیں کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیا۔ مجھے ہر جگہ مَیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دکھائی دیئے۔

بھیڑ لگی ہے لیکن پھر بھی
چپ چپ کوچۂ جاناں کیوں ہے؟
(منیب)

میں نے بہت باتیں کیں لیکن خاموش رہا، میں بہت سویا لیکن سونہ پایا، قادیان دارالامان میں تو میں جاگنے کیلئے آیا تھا، مسجد اقصیٰ کے مصلے بھی تو گیلے کردیئے، بیت الدعا کی سجدہ گاہیں بھی تر کردیں، بیت الفکر میں بہت غور و فکر کیا دھیان لگایا تو گیان پایا، لوگوں کو تو تیسرے پہر سچائی کی آنکھ نصیب ہوا کرتی ہے یہاں تو یاروں نے جب دھیان نہیں لگایا تب بھی حاصل ہوا اور جب دھیان لگایا تو پھر یوں لگا کہ بع

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں

اُٹھنا وضو کر کے نکل کھڑے ہونا، تہجد اور فجر کی نماز سے فارغ ہو کر قادیان کی گلیوں میں دیوانہ وار گھومنا کہ یہاں بھی محبوب کے قدم پڑے ہوں گے اور یہاں بھی، اور یہاں بھی، صلِ علیٰ کا ورد کرتے ہوئے چاندی کی سرزمین پر پاک مسیح کے قدموں میں حاضر ہونا اور دعا یہ کرنا کہ مجھے قبول کر لیجئے مجھے قدموں میں جگہ دیجیے۔

اے قادیان کی خاک کے ذرّو اُڑو اور میرے اُوپر پڑ جاؤ اے قادیان کی فضاؤ! میرے اندر سما جاؤ اے قادیان کی معطر ہواؤ! میری سانسوں میں اُتر جاؤ! اے خاکِ قادیان کاش مجھے اجازت ہو تو میں تجھے اوڑھ لوں۔ اس بڑھتے ہوئے حد سے بڑھتے ہوئے فخر میں انتہائی عاجزی محسوس ہوتی تو خاکِ قادیان پر اپنی جبیں رکھ کر کہتا کہ اے مالک! اے خالق! اے رب!

یہ جبیں تیرے آستاں پر تھی
یہ جبیں تیرے آستاں پر ہے

ایک ایک گلی میں دیوانہ وار بھاگتے دوڑتے، کرلاتے کئی ایک کی نگہ کا تماشا بنا ہوں گا، کئی ہنسے ہوں گے کئی ایک نے دل ہی دل میں مذاق بھی اُڑایا ہوگا لیکن مجھے کیا؟

سورج کے آر پار کوئی خواب دیکھنا
قوسِ قزح کی یا کبھی محراب دیکھنا

مجھے اپنے اس شعر کے حقیقی معانی کی سمجھ اسی کیفیت سے آسکتی تھی سو یہ بھی قادیان میں ہی میسر آئی۔ الحمدللہ۔

دیوانہ ہوں دیوانہ برا مان نہ جانا
صدقے مری جاں آپ کی ہر ایک ادا کے

بھئی! میری ان باتوں کا برا تو وہ منائے گا جو اس کیفیت کا ادراک نہیں رکھتا، جو خود دیوانہ ہے وہ کیسے؟

یا تو دیوانہ ہنسے یا تُو جسے توفیق دے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی تو فرمایا ہے کہ ہنسو کم اور رویا زیادہ کرو۔ اب ہم تو تجھ میں ہو کر دیکھتے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں، اور اگر کچھ دیکھتے تو اس طرح کہ:

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا

میرے پیارے! میرے آقا! میری روح! میری جاں کی پناہ! میری زندگی کے مقصد اعلیٰ! میرے مطاع! میرے محسن!

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک

قادیان میں جلسہ پھر جمعہ پھر ایام حج پھر عید قربان!

یاروں کے تو وارے نیارے ہوگئے

ہر گلی کوچے میں دیوانے پھرتے ہیں، ہر گلی کوچے میں اجلاس شبینہ ہوتا ہے ایک عجیب سی محبت عقیدت، فرحت راحت، عفت ہر چہرے پر پھیلی ہوئی ہے۔ دارالمسیح، مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، بیت الفکر، بیت الدعا ریاضت والا کمرہ، جائے پیدائش، دالان حضرت اماں جان، کنواں، بہشتی مقبرہ، کوٹھی دارالسلام، عام قبرستان! میں اپنی کم مائیگی کی وجہ سے کسی جگہ کا حال لکھنے کے بھی خود کو قابل نہیں پاتا تو پھر اپنی حالت کیسے لکھوں اس سے بڑھ کر کہ:

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

❀❀❀

جامعہ احمدیہ

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
جہل کی تیرہ شبی میں شش جہت
اس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں

اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام
جامعہ ہے نور کا روشن پیام
اِس کی پیشانی پہ احمدؐ کا ہے نام

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

بابِ اُلفت، شہرِ جودت جامعہ
مادرانہ شان ہے اس کا وجود
آپ ہے اپنی صداقت کا ثبوت

فیض کی جوئے سعادت جامعہ
اک عجب طرزِ محبت جامعہ
علم و عرفاں کی علامت جامعہ

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

اس نے پیدا کردیئے روشن دماغ
اک دیے سے کتنے ہی دیپک جلے
ایک قطرے سے کئی دریا بہے

نور سے اس کے ہیں روشن سب چراغ
ایک پودے سے بنے کتنے ہی باغ
اک پیالے نے بھرے کتنے ایاغ

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

کھیل میں کاموں میں اور آرام میں
بھر گئی ہے نور سے ساری زمیں
بٹ رہا ہے آج سب اقوام میں

برکتیں ہیں اس کے ہر اقدام میں
بٹ رہی ہے مئے یہی ہر جام میں
گورے اور کالے میں خاص و عام میں

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

نور احمد نے محمدؐ سے لیا
مہر و مہ کی روشنی بھی ماند ہے
روشنی اصحاب صفہ سے چلی

اور پھر وہ جامعہ میں بھر دیا
اس کو اُس نے ایسا روشن تر کیا
سلسلہ در سلسلہ در سلسلہ

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

یہ شجر ہے تازہ تر اثمار کا
یہ تو ہے دست شفا ہر عہد میں
در دلم جوشد ثنائے سرورے

جس نے توڑا بت غم اغیار کا
ہے طبیب وقت ہر بیمار کا
جس نے جوڑا سلسلہ یہ پیار کا

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

اے خدا ہوں رحمتیں اُس پر ہزار
ہم تو ہیں اُس کے غلاموں کے غلام
وہ ہے شمع اور پروانے ہیں ہم

جس کے دم سے نور کا ہے کاروبار
جس کی ضو سے روشنی کی ہے بہار
اُس کی لو پہ رقص کرنے میں قرار

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

(محمد مقصود احمد منیب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خریداران بدر سے گزارش:: کیا آپ نے بدر کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے۔؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ بدر کو یا بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں تا کہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔ (مینجر بدر)

قادیان دارالامان میں عیدالاضحیہ کی تقریب سعید

مورخہ ۱ جنوری ۲۰۰۷ء کو احمدیہ گراؤنڈ قادیان میں عیدالاضحیہ کی تقریب نہایت وقار اور اسلامی روایات کے مطابق منائی گئی۔ سوا دس بجے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے فرمایا کہ آج قربانیوں کی عید ہے یہ عید نہ صرف آج سے دو ہزار سال پہلے حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ کی قربانیوں کی یاد دلاتی ہے بلکہ ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کی بھی یاد دلاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور آپکی اولاد نے جن قربانیوں کی بناڈالی تھی انکا انتہا آنحضرت ﷺ پر ہوا۔ آپکا وجود مجسّم قربانی تھا۔ انہی قربانیوں کی یاد تازہ کرنے اور زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ کو اس بستی میں مبعوث فرمایا۔ پس یہ درود وسلام جو ہم حضرت محمد ﷺ کیواسطے سے ابوالانبیاء پر بھیجتے ہیں اسی درود ابراہیمی سے آل محمد پر بھی درود پہنچتا ہے۔ یہ درود حضرت مسیح موعودؑ پر بھی پہنچتا ہے

آپ نے فرمایا ہمارے لئے حقیقی عید اس میں ہے کہ ہمارے دل پاک ہوں تقویٰ نصیب ہو ہماری حقیقی عید تبھی ہوگی جب ساری دنیا میں اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں حقیقی عید دکھائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ خطبہ کے آخر پر آپ نے فرمایا آج نئے سال کا پہلا دن بھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی راہ میں حقیقی رنگ میں قربانیاں دے سکیں۔ آخر پر آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی مقاصد عالیہ میں کامیابی۔ نیز اسیران راہ مولیٰ، درویشان قادیان، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان وبیگم صاحبہ، اور تمام ضرورت مندوں کے لئے دعا کا اعلان فرمایا اور دعا کرائی۔ اس روز باہر سے آنے والے تمام مہمانان کرام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا۔

اختتامی تقریب بسلسلہ صدسالہ تقریبات جامعہ احمدیہ قادیان

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ دینی درسگاہ جامعہ احمدیہ کی تاسیس پر ایک صدی مکمل ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔

جامعہ احمدیہ کی صدسالہ تقریبات برائے تشکر کیلئے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت مختلف پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی۔ جامعہ احمدیہ قادیان کے تمام اساتذہ وطلباء اپنے مشفق آقا کی اس شفقت پر مشکور وممنون ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ صدسالہ تقریبات کے تحت سال بھر مختلف پروگرام منعقد کئے گئے جس میں ایک تاریخی مجلّہ جامعہ احمدیہ قادیان نے شائع کیا۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے عنوان پر ایک سیمینار بہشتی مقبرہ میں مقام ظہور قدرت ثانیہ میں منعقد کیا گیا۔ اسی مناسبت سے مورخہ 2 جنوری 2007ء کو جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل طلباء کے اعزاز میں ایک ظہرانہ کا انعقاد کیا گیا تمام پروگرام ایک دن قبل ہی محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی زیر نگرانی تکمیل کو پہنچے۔

مورخہ 2 جنوری 2007ء کو صبح گیارہ بجے سرائے طاہر کے ہال میں پروگرام کا آغاز زیر صدارت محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ہوا۔ عزیزم حافظ نعیم احمد پاشا نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ بعدہ ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا اور پھر جامعہ احمدیہ میں روزانہ اسمبلی میں پڑھی جانے والی دعا کے الفاظ دہرائے جسے تمام مہمانان اور اساتذہ نے بھی دہرایا۔ اس کے بعد عزیز راشد خطاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو آپ نے جامعہ احمدیہ قادیان اور ربوہ کے لئے بھیجے تھے۔ اس کے بعد عزیز مبشر احمد خادم نے جامعہ احمدیہ قادیان کے حالیہ طلباء کی طرف سے فارغ التحصیل طلباء کے سامنے استقبالیہ سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد مقصود احمد صاحب منیب آف ربوہ نے جامعہ احمدیہ کے بارہ میں اپنا منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہ عزیزم طاہر احمد جمالی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے محترم محمود احمد صاحب مبشر درویش کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جو آپ نے جامعہ احمدیہ کی صدسالہ تقریبات کے پیش نظر لکھی تھی۔ بعدہ جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل طلباء کی طرف سے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے خطاب فرمایا اور اس تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا۔

اسی دوران حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان اس محفل میں تشریف لائے آپ کا استقبال تمام احباب نے کھڑے ہو کر کیا۔ بعدہ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے خطاب فرمایا اور نہایت ہی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے خطاب فرمایا اور اپنے قیمتی نصائح سے تمام سامعین کو نوازا۔ بعدہ آنمحترم نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد تمام مہمانان کرام نے کھانا تناول فرمایا کھانے کے بعد مہمانانِ کرام کی خدمت میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ مجلّہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب احسن رنگ میں اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تقریب کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور اس دینی درسگاہ سے ایسے خدام دین فارغ التحصیل ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات کے مطابق کام کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(محمد نورالدین استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

جیند زون ہریانہ میں تقریب آمین

مورخہ 12 نومبر 2006 کو دوپہر گیارہ بجے تا تین بجے جماعت 'ڈومرخان' ہریانہ میں جیند زون کی جماعتوں کی تقریب آمین وتقریب بسم اللہ منعقد ہوئی جس میں نو جماعتوں کے 76 بچوں کے علاوہ ڈومرخان جماعت سمیت دوصد مرد وزن وبچوں نے شرکت کی الحمدللہ۔ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے تمام حاضرین کو قرآن مجید پڑھنے پڑھانے نیز بچوں کو والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کے بارہ میں قیمتی نصائح فرمائیں۔

دُعائیہ تقریب کے بعد ایک کوئز مقابلہ دینی معلومات کا ہوا۔ یہ مقابلہ خدام، اطفال، ناصرات کے مابین ہوا۔ اوّل دوم وسوئم آنے والی ٹیموں میں محترم مولانا صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے نماز ظہر وعصر کے بعد تمام حاضرین نے کھانا تناول فرمایا جس کا انتظام مقامی جماعت نے کیا تھا اس تقریب کا بہت اچھا اثر ہوا۔

قرآن مجید مکمل کرنے والوں کے نام درج ذیل ہیں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ گوگڑیاں۔ جیند۔ باس۔ ڈومرخان۔ کرم گڑھ۔ لون۔ ہتھو۔ ملک پور۔ کروتھ۔ بالند کے 60 بچے بچیوں نے قرآن مجید پڑھنے کی شروعات کی۔ الیاس بھٹی ابن شیر علی بھٹی جماعت جیند۔ سیماں بنت بیرو صاحب جیند۔ نصیب خان جماعت باس۔ انور خان باس۔ رسول خان باس۔ شوقین ابن کرم بیر جماعت ڈومرخان۔ جونی ابن ستے خان۔ رینہ بنت ستبیر صاحب۔ ڈومرخان سیماں بنت ستبیر صاحب ڈومرخان۔ سروج بنت بلوان ڈومرخان ریتو بنت کرم بیر ڈومرخان۔ پردیپ بنت بلبیر ڈومرخان۔ نصیب خان جماعت لون۔ یٰس خان جماعت لون۔ رفیق خان جماعت لون۔ پنکی اہلیہ نصیب خان جماعت لون۔

(طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ جیند)

پردا (چھتیس گڑھ) میں تقریب آمین

خاکسار کے دو بچوں عزیز شاکر احمد دانی اور فوزیہ فرحت دانی کی تقریب آمین مورخہ 27.7.06 کو ہوئی اس خوشی کے موقعہ پر کچھ افراد کو کھانے پر مدعو کیا گیا ظہر عصر کی نماز کے بعد مختصر سا جلسہ رکھا گیا محترم مولوی حلیم احمد صاحب سرکل انچارج نے بچوں سے قرآن سنا۔ تلاوت اور نظم کے بعد جلسہ کا پروگرام ہوا۔ جس میں 36 گڑھ کے قریب سبھی معلم صاحبان نے شرکت کی۔ دو غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے جلسہ کے بعد خاکسار کی طرف سے ناشتہ چائے کا انتظام بھی تھا۔ بڑی بچی عزیزہ ناہید اختر دانی واقفہ نو کی تقریب آمین ڈیڑھ سال پہلے ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ تینوں بچیوں کو قرآن پڑھنے والا اور اس پر عمل کرنیوالا بنائے۔ (شمیم اختر دانی اہلیہ منور احمد دانی معلم)

خدام الاحمدیہ ناصر آباد کی مساعی

ماہ دسمبر میں مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کی مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ زیر صدارت قائد صاحب علاقائی زون B کشمیر ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور عہد کے بعد قائد موصوف نے میٹنگ کی غرض وغایت بیان کی اور مختلف امور کی طرف توجہ دلائی۔ 17 دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد محمود ناصر آباد میں مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت اعجاز احمد صاحب ڈار ناظم مال نے کی طاہر سریر پڈر کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس شروع ہوا مکرم عبدالغنی صاحب شیخ نے حضرت المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام سنایا اس کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب شاد نے تربیت کے تعلق سے کچھ واقعات سنائے اور ایگریکلچر کے تعلق سے سامعین کو جانکاری دی آخر پر صدر اجلاس نے سامعین کو تربیت اولاد اور خاص کر اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے پر زور دیا۔

دوران ماہ تین اجتماعی وقار عمل ہوئے ایک جونیئر سیکنڈری ونگ سکول کے باہر راستے میں تقریباً ایک ٹرالی پتھر اور مٹی ڈال کو راستہ راہ گیروں کے چلنے کے قابل بنایا گیا۔ اسی طرح جامع مسجد ناصر آباد کے صحن میں تقریباً ایک گاڑی اینٹیں پڑی تھیں وہ بھی اجتماعی طور پر اٹھالی گئیں اس میں خدام کے علاوہ ناصرات نے بھی شرکت کی۔ (فیاض احمد ڈار)

گورنر بہار کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲ دسمبر کو صوبہ بہار کے گورنر جناب رام کرشن سود بھان گیا کالج میں تشریف لائے اور ایک جلسہ سے خطاب کیا اس موقعہ پر مکرم تبریز احمد ظفر درانی صاحب نے ان کو اسلامی لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا۔ موصوف نے بڑی عقید سے جماعت کا لٹریچر قبول کیا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

ضلعی ٹیچر ٹریننگ سنٹر کے تالاب میں وقار عمل کے ذریعہ صفائی

ضلعی ٹیچر ٹریننگ سنٹر کے ایک تالاب کی صفائی جماعت کی طرف سے وقار عمل کے ذریعہ کروائی گئی تاکہ

صاف پانی اسٹور کیا جائے اور پانی کی قلت کو دور کیا جاسکے۔ 3 دسمبر کو محترم سید شمیم الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کی قیادت میں افراد جماعت احمدیہ گیانے اس کے علاوہ مزید تین روز بھی جماعت کے افراد نے وہاں جاکر وقار عمل کیا۔

گیا میں حقوق انسانی سیمینار میں احمدی نمائندہ کی تقریر

مورخہ 10 دسمبر کو عالمی یوم حقوق انسانی منایا جاتا ہے اس موقع پر بدھ گیا میں بھی سمنوے آشرم میں حقوق انسانی پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں گیا شہر اور بدھ گیا کے بڑے بڑے مقررین نے حصہ لیا اور تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد نے تقاریر کیں۔ اس موقع پر مکرم تبریز احمد درانی نے بھی اسلام اور حقوق انسانی کے موضوع پر تقریر کی جس کو سامعین نے بہت پسند کیا اللہ تعالیٰ اس کے دوررس مثبت نتائج پیدا فرمائے۔

(سیف اللہ خان معلم وقف جدید بیرون گیا بہار)

بمبئی میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

جماعت احمدیہ ممبئی نے تین دسمبر کو بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں مکرم انوار احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا تلاوت مکرم نوفل احمد نے کی اور نظم مکرم عظیم خان نے پڑھی بعدہ مکرم زاہد الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم سید مذکر الدین صاحب مکرم عظیم الدین خان اور مکرم منور الدین صاحب مکرم پرویز خان صاحب اور خاکسار نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعدہ صدارتی خطاب ہوا مکرم منور الدین صاحب ظہیر کی طرف سے عشائیہ کا انتظام تھا۔ (سید طفیل احمد شہباز۔ حیدر آباد)

بیاور سرکل کے مضافات میں مفت میڈیکل کیمپ

جماعت احمدیہ سرکل بیاور نے تین مضافات بمقام پالی۔ شوپورا گھاٹا۔ بیاور کے اجمیری گیٹ میں 09-10-11 دسمبر کو میڈیکل کیمپ لگایا جو بہت کامیاب رہا 1200 سے زائد مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ پانچ اخبارات کے علاوہ لوکل ٹی وی چینل نے دو گھنٹے کی ریکارڈنگ بذریعہ کیبل دکھائی۔ (نصیر الحق مبلغ سلسلہ)

ملاپورم زون میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مجلس انصار اللہ ملاپورم زون کے زیر اہتمام شہر کوٹاکل میں دو روزہ جلسہ سیرۃ النبی 2-3 دسمبر کو منعقد کیا گیا۔ مورخہ 2 دسمبر کو شام ساڑھے چھ بجے محترم پی محمد علی صاحب زونل امیر ملہ پورم کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم ٹی کے محمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب نے جلسہ کا افتتاح کیا بعدہ مکرم مولوی محمد اُنی مسلیار صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

مورخہ 3.12.06 کو مکرم مولوی پی عبد الناصر صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مولوی ایم پی محمد صاحب نے تلاوت کلام پاک کی بعدہ علی الترتیب مکرم مولوی سی پی محی الدین کٹی صاحب مکرم مولوی ہدایت اللہ صاحب مولوی علی حسن صاحب نے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

مکرم ای عبد الرحمٰن صاحب نے استقبالیہ اور مکرم پی پی حنیف صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا صدر اجلاس کے اختتامی دُعا کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ قرب وجوار کی جماعتوں سے بہت سے احباب کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

(ٹی کے امیر علی نائب ناظم عمومی مجلس انصار اللہ ملہ پورم زون کیرلہ)

جلسہ پیشوایان مذاہب کانپور میں شرکت

مورخہ 19.11.06 کو صبح ۱۱ بجے لاجپت بھون میں شری چترگپت پوجن سمیتی کانپور کی طرف سے پیشوایان مذاہب کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس کے سوو یز 2500 میں مولانا ظہیر احمد صاحب خادم کا مضمون انسانیت زندہ آباد کے نام سے شائع ہوا خاکسار نے بھی اس اجلاس میں شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (محمد رئیس صدیقی قائد صوبائی یوپی)

قرار داد تعزیت بر وفات چند ممبرات تمڑ پلی ضلع ورنگل آندھرا پردیش

از طرف لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کل نفس ذائقۃ الموت: کہ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے ایک اور جگہ فرمایا کہ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے تم انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ خدا کے حضور زندہ ہیں۔

مورخہ 5 نومبر 2006 کو کنڈور میں لجنہ اماء اللہ کا صوبائی اجتماع نومبائعین منعقد ہوا۔ تمڑ پلی سے 50 عورتیں اجتماع میں شرکت کیلئے آرہی تھیں کہ ٹریکٹر ایک کھڈ میں گر گیا اس موقعہ پر چار عورتیں اور تین بچیاں وفات پاگئیں اور کئی زخمی ہوگئیں 11 نومبر کو صدر لجنہ تمڑ پلی بھی وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس اندوہناک سانحہ نے سب کے دلوں کو غمزدہ کردیا۔ الٰہی جماعتوں پر ایسے ابتلاء آتے ہیں اور مومنین ایسے موقعہ پر ثابت قدم رہتے ہیں ان کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آتی یہی نمونہ آج ہم کو تمڑ پلی کی جماعت میں بھی نظر آیا کہ اُنہوں نے ثابت قدمی کا بے مثال نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو صبر جمیل عطا کرے۔ جو ہماری بہنیں اس حادثے میں وفات پاگئیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور شہیدوں میں شمار ہوئیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگیا۔ ہماری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ وناصر ہو اور ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد پسماندگان کے غم میں برابر کی شریک ہیں ہمارے احمدی بھائیوں بہنوں کو جو صدمہ پہنچا ہے اُس سے ہمارے دل مجروح ہوئے ہیں اور ہم بہت غمگین ہیں اور یہ احمدیت ہی کی برکت ہے کہ جہاں دنیا کے ایک کونے میں رہنے والے احمدی بھائی بہن کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے کونے میں رہنے والے احمدی بھائیوں کو بھی تکلیف اور دُکھ پہنچتا ہے۔

اس المناک موقعہ پر ہم تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور پسماندگان نے جو اس موقع پر صبر کا جو مظاہرہ کیا ہے اُس کا انہیں اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں اجر عطا فرمائے آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(صوبائی صدر لجنہ آندھرا پردیش)

محترم اُے پی کنجا مو صاحب زونل امیر کالیکٹ رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر نہایت رنج اور دکھ کے ساتھ پہنچائی جاتی ہے کہ محترم اے پی کنجا مو صاحب زونل امیر کالیکٹ مورخہ 8 جنوری علی الصبح وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصوف نے 1960 میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کالیکٹ کے جنرل سیکرٹری، قائد مجلس خدام الاحمدیہ، صدر جماعت، امیر جماعت اور صوبائی امیر جماعت کیرلہ کے عہدوں پر فائز رہے۔ وفات کے وقت آپ زونل امیر تھے۔ یہ تمام امور آپ نہایت حسن وخوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ نہایت تقویٰ شعار، تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ہی انتظامی صلاحیت رکھنے والے وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ فضل عمر انگلش سکولز بورڈ کے چیئرمین اور رسالہ ''ستیہ دوتن'' کے پبلیشر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بہت اچھے مقرر اور مضمون نگار تھے۔

آپ کی نماز جنازہ 9 جنوری صبح ساڑھے دس بجے مسجد احمدیہ کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں ادا کی گئی جنازہ میں شرکت کے لئے کیرلہ کی 51 جماعتوں سے سینکڑوں احباب ومستورات نے شرکت کی تھی۔ جم غفیر کی وجہ سے مسجد کے سامنے والی سڑک پر ٹریفک پولیس کی منظوری سے خدام نے ٹریفک کو بہت حسن وخوبی سے کنٹرول کیا۔ درجنوں موٹر کاروں اور ٹو وہیلرز میں سینکڑوں افراد قبرستان تک گئے۔ تدفین کے بعد اجتماعی دعا کرائی گئی مرحوم کی وفات کی خبر کیرلہ کے تمام اخبارات نے رنگین فوٹو کے ساتھ شائع کی۔ اور ریڈیو میں بھی اعلان ہوا۔ مرحوم اپنے پیچھے سوگوار بیوہ، دولڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت کا وارث بنائے۔ آمین۔ (محمد عمر مبلغ انچارج)

اعلان بابت انعامی مقالہ جات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں انعامی مقالہ جات کیلئے خدام، انصار، لجنہ، اطفال وناصرات اور مبلغین اور معلمین کیلئے الگ الگ عنوان مقرر کرکے تفصیلی اعلان اخبار بدر کی اشاعتوں میں شائع کروایا گیا ہے۔

اس مقابلہ میں ہر طبقہ کے زیادہ سے زیادہ ممبران کو حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایسے تمام اُمیدواروں سے جنہوں نے تحقیقی مقالہ لکھنے کا ارادہ کرکے تیاری شروع کردی ہے گزارش ہے کہ اپنے ناموں سے خاکسار کو یا صدر کمیٹی مقالہ جات مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کو اطلاع کردیں۔

(محمد انعام غوری صدر صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

گولبازار ربوہ
047-6215747

’مذہب متحد کرتا ہے تفرقہ نہیں ڈالتا‘ کے عنوان پر

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے

پہلے یوم پیشوایان مذاہب کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ : مبارک احمد خان نیشنل سیکرٹری تبلیغ - نیوزی لینڈ)

نیوزی لینڈ ایک خوبصورت سرسبز و شاداب ملک ہے جہاں اس کے سبزہ زاروں سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں وہاں اس بات سے بھی خوشی ہوتی ہے کہ اس میں رہنے والے لوگ کافی حد تک مذہب سے لگاؤ اور خوف خدا رکھتے ہیں۔ ان میں اخلاقی گراوٹ ابھی اتنی نہیں آئی جتنی کہ ہم یورپ کے بعض ممالک میں دیکھتے ہیں۔

حالیہ واقعات کے باعث جو دنیا بھر میں اسلام کے خلاف طوفان بدتمیزی چل رہا ہے اس کے اثر کو قدرے کم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق فاضلہ سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لئے جلسہ پیشوایان مذاہب منانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے پہلے یوم پیشوایان مذاہب عالم کا انعقاد مورخہ 2/دسمبر 2006ء کو ہوا جس میں وفاقی وزیر کرس کارٹر (Chris Carter) اور ایک ممبر پارلیمنٹ مکرم اشرف چودھری صاحب کے علاوہ شہر کے متعدد معززین اور تعلیم یافتہ حضرات نے شمولیت کی۔ اس سپوزیم میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی نمائندہ کے طور پر مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے شمولیت فرمائی اور علمی اور ایمان افروز نصائح سے نوازا۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے بڑے اعلیٰ پیمانہ پر اس فنکشن کا اہتمام کیا۔ بڑے بڑے مذاہب کے علماء کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے مذہب کی رو سے ثابت کریں کہ کس طرح ان کا مذہب انسانیت کے اتحاد کی تعلیم دیتا ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے علماء کو اپنے ساتھ اپنے پیروکار لانے کی اجازت تھی۔ چنانچہ بعد دوپہر مہمان گروہ در گروہ آنے شروع ہوگئے اور جلد ہی ہال مہمانوں سے بھر گیا۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب جلسہ کے چیئر مین تھے۔ آپ نے مہمان خصوصی کے ساتھ مقررین کو سٹیج پر تشریف لانے کی دعوت دی اور مہمانوں کو جلسہ کے طریق کار سے مطلع کیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اعجاز احمد خان صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے کی۔ بعدہٗ مکرم محترم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے حاضرین کو بتلایا کہ اسلام مکمل بھائی چارہ کا مذہب ہے، ہماری باہم مشترک تعلیم ہمارے اتحاد کا باعث بننی چاہئے۔ آپ نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ہمدردی بنی نوع انسان کے مضمون کو پیش کیا۔ آپ نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس امید کا اظہار کیا کہ یہ جلسہ نہ صرف ہماری غلط فہمیوں کو دور کرنے کا باعث بنے گا بلکہ ہمیں متحد کرنے کا بھی باعث بنے گا۔

آپ کے خطاب کے بعد وفاقی وزیر کرس کارٹر (Chris Carter) نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی اس کوشش سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ ہماری حکومت بھی مذہبی رواداری پیدا کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ انہوں نے جماعت کے نعرہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ مختلف قوموں اور مذاہب میں محبت اور پیار پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

مقررین میں سب سے پہلے ہندو مذہب کے لیڈر مکرم انند نائیڈو صاحب (Anand Naidu) نے اپنے مذہب کا تعارف کرایا کہ ہم اصل میں ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کو سمجھنے کے کئی طریق اپنائے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ انسانی روح اس دنیا میں اپنے کئے ہوئے اعمال کے مطابق جنم لیتی ہے اس لئے ہمیں اچھے اعمال کرنے چاہئیں۔

مکرم انند نائیڈو کی تقریر کے بعد پارلیمنٹ کے ممبر مکرم اشرف چودھری نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ نے مذہبی رواداری بڑھانے کی خاطر یہ جلسہ منعقد کیا ہے اور اس کی ان حالات میں بہت زیادہ ضرورت تھی۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ چھوٹی جماعت ہے لیکن کام بڑے بڑے کر رہی ہے۔

بعدہٗ یہودی مذہب کے عالم تیپنی ڈینیل (Tipene Daniels) جو نیوزی لینڈ کے موری قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں نے حضرت موسیٰ کی پیدائش کا واقعہ سنایا اور کہا کہ موسیٰ کا لفظ یونانی لفظ مشے سے بنا ہے جس کا مطلب باہر نکالنا ہے کیونکہ آپ کو دریا سے باہر نکالا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ یہودی مذہب اور اس کے ماننے والے خدا کے قریبی اور پیارے لوگ ہیں۔

زرتشت مذہب کی طرف سے مسٹر فریڈی واریاوا (Mr. Freddy Variava) نے کہا کہ اس وقت دنیا میں بہت زیادہ بدامنی ہے جس سے نفرت مزید بڑھ رہی ہے اور جماعت احمدیہ کا یہ قدم دلوں کو قریب لانے کا باعث ہوگا۔ آپ نے کہا کہ اچھی سوچ اور ہاتھ سے اچھے اعمال امن پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

بدھ مذہب کی طرف سے مس میاؤ یو (Miao Yu) نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو بحیثیت انسان مل جل کر رہنا چاہئے اور اس کے لئے انہوں نے جماعت کی کوششوں کو سراہا۔

عیسائیت کی طرف سے ریورنڈ بروس کیلی (Reverend Bruce Keeley) نے کہا کہ اکثر لوگ دوسرے مذاہب کے بارہ میں سنی سنائی باتوں سے کہانیاں بنا لیتے ہیں اور خصوصاً میڈیا اس میں مزید خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ نے باہمی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اس جلسہ کا انعقاد کیا ہے۔ باہمی اخوت اور بھائی چارے کا جو نمونہ میں نے ان میں دیکھا ہے وہ قابل مثال ہے۔

سکھ مذہب کے طرف سے مسٹر ایچ پی لوتھرا (Mr HP Luthera) نے حضرت بابا گرونانک کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ باباجی نے آ کر ہندو مسلم کو ملا دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ سب مذاہب کو قریب لانے کی کوشش کر رہی ہے۔

سب سے آخر میں اسلام کی طرف سے خاکسار نے تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ ہم سب کا خدا ربّ العالمین یعنی سب قوموں کا واحد خدا ہے اور سب مذاہب اسی خدا کی طرف سے ہی آئے ہیں اور اپنے اپنے وقتوں میں انبیاء علیہم السلام نے اپنے وقت کے لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے جو خدائی تعلیم دی وہ سچی تھی۔ آخر وہ وقت آ گیا کہ جس کی سب پچھلے انبیاء پیشگوئیاں کرتے چلے آئے تھے تو خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو سب قوموں کے لئے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا اور اس طرح سب قوموں کو بھائی بھائی بنا کر ایک جھنڈے کے نیچے متحد کر دیا۔ میں نے بتایا کہ کوئی مذہب اپنے منبع میں جھوٹا نہیں ہے لیکن اسلام اب روئے زمین پر خدا کی طرف سے آخری مذہب ہے اور قرآن آخری شریعت ہے۔ اسلام میں سب مذاہب کی سچائی موجود ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہے تو اسے اپنا نبی یا اپنی کتاب کی سچی تعلیم کو چھوڑنا نہیں پڑتا اور یہ اسلام ہی کی منفرد خوبی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ آج جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں وہ اسلامی تعلیم کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض لوگ یا طاقتیں اپنے ذاتی مفاد کے حصول کے لئے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اسلام ہر لحاظ سے محبت اور اخوت کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک سچا مسلمان کسی طرح بھی اپنی مساجد کو بم سے نہیں اڑا سکتا ہے۔ اسی طرح جبکہ خودکشی حرام ہے تو ایک مسلمان کبھی بھی بم لگا کر خودکش حملہ نہیں کر سکتا۔ افسوس ہے کہ کچھ نام نہاد مطلب پرست مسلمان اسلام کی آڑ میں جہاد کے نام پر اپنے ہی ملک اور مذہب کے بے قصور لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت میں نہ تو اسلام ہے اور نہ ہی یہ لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں۔ حقیقی مسلمان امن پسند اور انسانیت سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم مسلمانوں کو حضرت رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ اے لوگو جو میں تمہیں کہتا ہوں اس کو غور سے سنو اور یاد رکھو کہ سب انسان چاہے وہ کسی علاقہ یا قبیلہ کے ہوں برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر بالادستی نہیں۔ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ خاکسار نے حاضرین کو مزید بتایا کہ اختلافات کی بجائے اگر ہم اپنے مذاہب کی مشترک خوبیوں پر نظر ڈالیں تو ہم ایک محبت اور امن سے بھرپور سوسائٹی کی بنیاد ڈال سکتے ہیں۔

آخر میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالہ سے حاضرین کے سامنے امن اور اتحاد پیدا کرنے کے تین بنیادی اصول پیش کئے کہ مذہبی یا فرقہ وارانہ اختلاف میں کبھی بھی طاقت کا ناجائز استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ ہر شخص کو اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے، اس کی تعلیم پر عمل کرنے یا اپنے مذہب کو تبدیل کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہئے۔ اسی طرح ہر شخص دوسرے مذہب کی کتب اور انبیاء کی عزت کرے اور ان کے خلاف کسی قسم کی بدزبانی نہ کرے اور ان پر عمل کروانے کے لئے کسی ملکی یا انٹرنیشنل قانون بنانے کی ضرورت نہیں بلکہ بدزبانی کرنے والے شخص کو عوام الناس کی رائے سے ذلیل وخوار کروایا جائے۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم ڈاکٹر محمد سہراب صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے جلسہ پر تشریف لانے والے حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ منفی سوچ رکھنے والے عناصر ہمیشہ سچائی کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم سب خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ آج کی مصروف دنیا میں مذہب کی خاطر وقت نکالنا بہت مشکل ہے آپ حضرات کا تشریف لانا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ یقیناً ہمارے خیال سے متفق ہیں کہ مذہب کے ذریعہ سے ہم سب امن اور پیار سے مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ آخر میں مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے دعا کرائی۔

جلسہ کے اختتام پر مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ آنے والے سب مہمان جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے۔ اکثر سرکردہ مہمانوں نے کھلے طور پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ آپ کی جماعت نے بہت اچھا موضوع چنا ہے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا ہے۔ اکثر مہمان کھانے کے بعد بھی کافی دیر تک احمدی احباب سے گفت و شنید میں مصروف رہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نیک مقاصد میں برکت ڈالے اور امن اور پیار کے بھوکے انسانوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کرائے اور انسان ایک بار پھر خلافت احمدیہ کے جھنڈے تلے دین مصطفوی ﷺ کے نور سے بہرہ ور ہو کر پیار اور محبت بھری جنت نما دنیا میں رہنا شروع کر دیں۔ آمین۔ (بشکریہ الفضل لندن)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16238:: میں اے ایم جمیشاہ ولد عبدالمطلب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 36 سال تاریخ بیعت 26 اگست 1993ء ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ بصورت اڈوانس کرایہ مکان ایک لاکھ روپے جو مکان چھوڑنے پر واپس ملے گا۔ میرا گزارا آمد ازتجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے محمود احمد　　العبد اے ایم جمیشاہ　　گواہ ایس محمد اقبال

وصیت 16239:: میں ایس ایم مظفر احمد ولد ایم ٹی شیخ محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ آدم باکم ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل یہ ہے: تھامس ماؤنٹ آدم باکم میں مکان مع زمین 1800 سکوائر فٹ جس کا سروے نمبر 137، 123/1 ہے۔ جس کی موجودہ مارکیٹ ریٹ 1000000/- روپے ہے۔ میرا گزارا آمد ازتجارت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم بشارت احمد　　العبد ایس ایم مظفر احمد　　گواہ ایم نظام الدین

وصیت 16240:: میں نبیل اقبال ولد اقبال احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم، عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ چنئی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ۔ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقول نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ ایم بشارت احمد　　العبد نبیل اقبال　　گواہ ایم نظام الدین

وصیت 16241:: میں اے عبدالحق ولد ایم ٹی ایس عبدالقادر قوم احمدی مسلمان، ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ آدم باکم ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے Property at chennai st thomas mount adambakkam 124, yadayal street survey no 190/9 square feet 1184 extent 16x74Present market value Rs.1200000/- Property at adambakkam bhuvaneswari nagar survey no 271/3 extent 1830 sq ft present market value 8 lack - میرا گزارا آمد ازتجارت ماہانہ 4772 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ ایم بشارت احمد　　العبد اے عبدالحق　　گواہ ایم نظام الدین

وصیت 16242:: میں نورالدین چوہدری ولد چوہدری عبدالحق قوم احمدی، پیشہ تجارت، عمر 50 سال، پیدائشی احمدی، ساکن جرمنی، ڈاکخانہ زیمبرگ، ضلع Jagel، جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک مکان جرمنی میں ایک ہزار مربع میٹر پر جو کہ قسطوں میں خریدا ہے قیمت ایک لاکھ یورو ہے۔ ایک مکان 14 مرلہ پر محلہ احمدیہ برچوال روڈ قادیان میں واقع ہے۔ قیمت 10 لاکھ روپے اندازاً۔ ایک زمین برچوال روڈ پر واقع 72 مرلہ پر مشتمل قیمت 10 لاکھ روپے۔ میرا گزارا آمد ازتجارت ماہانہ 2046 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد نورالدین چوہدری　　گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16243:: میں قمر النساء بنت ڈاکٹر اکرام اللہ ٹاک قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 1,01,000 روپے۔ زیور طلائی: کڑے چار عدد وزن 20 گرام قیمت 13000 ہار ایک عدد 27.8 گرام قیمت 15,800 روپے ہار دو عدد 34.0 گرام قیمت 18700 روپے۔ چین دو عدد 26.5 گرام قیمت 15000 روپے انگوٹھیاں ۱۲ عدد 39.4 گرام قیمت 21700 روپے جھمکے کانٹے 36.4 گرام قیمت 21000 بریسلیٹ ایک عدد 5.8 گرام قیمت 3400 روپے۔ کل وزن 189.9 گرام قیمت ایک لاکھ آٹھ ہزار روپے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ اکرام اللہ ٹاک　　الامۃ قمر النساء　　گواہ میر عبدالرحمن

وصیت 16244:: میں ایم اے بشیر احمد ولد یو ایم محی الدین قوم احمدی مسلم پیشہ پنشنر عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن آزاد نگر مرکرہ ڈاکخانہ مرکرہ ضلع کورگ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ دس سینٹ زمین جس میں ایک مکان رہائشی بمقام آزاد نگر مرکرہ نمبر 134/A-1 جس کی موجودہ مارکیٹ قیمت سات لاکھ روپے ہے اس جائیداد کی نصف حصہ کی مالک میری اہلیہ ہے۔ اہلیہ بھی وصیت کر رہی ہے ڈیڑھ سینٹ زمین پر ایک دوکان بمقام کویا ناڈو نمبر 1/101 جس کی موجودہ قیمت 55000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از پنشن ماہانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　العبد ایم اے بشیر احمد　　گواہ شیخ محمد ذکریا

وصیت 16245:: میں ایم بی ظہیر احمد ولد ایم اے بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن آزاد نگر ڈاکخانہ مرکرہ ضلع کورگ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقول نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد ازتجارت ماہانہ 4000 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　العبد ایم بی ظہیر احمد　　گواہ شیخ محمد ذکریا

وصیت 16246:: میں ایم یو آسیہ زوجہ ایم اے بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال تاریخ بیعت 1961ء ساکن آزاد نگر مرکرہ ڈاکخانہ مرکرہ ضلع کورگ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے 10 سینٹ زمین جس میں ایک مکان بمقام آزاد نگر مرکرہ نمبر 133/A-1 جس کی موجودہ قیمت سات لاکھ روپے ہے۔ اس جائیداد کے نصف حصہ کا حقدار میرا خاوند ہے۔ خاوند بھی وصیت کر رہے ہیں۔ زیور طلائی 128 گرام ۲۲ کیرٹ مالیت 80 ہزار روپے۔ حق مہر 500 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ وسیم احمد صدیق　　الامۃ ایم یو آسیہ　　گواہ شیخ محمد ذکریا

معاصرین کی آراء:

پولس کا غیر ذمہ دارانہ بلکہ ظالمانہ رویہ ہی نٹھاری سانحہ کا سبب بنا ہے

ایک زمانے سے پولس والے اپنی کارگزاری یا عدم کارگزاری کے لئے بدنام ہیں لیکن اب ایسا لگ رہا ہے جیسے انہوں نے آپس میں شرط لگالی ہے کہ دیکھیں کون زیادہ لاپرواہی، سنگ دلی اور بے رحمی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اندھوں پر لاٹھیاں برسانا ہو یا عورتوں پر، پولس ان میں کوئی تفریق نہیں کرتی۔ ایسا لگتا ہے جیسے لاٹھیاں برسانا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ غریبوں کا تو کوئی پرسانِ حال ہی نہیں۔ اچھے اچھے پڑھے لکھوں کو پولس والے تگنی کا ناچ نچادیتے ہیں۔ یہ بے چارے غریب اوران پڑھ کس گنتی میں آتے ہیں۔ سب سے برا حال ہے محکمہ تلاش گمشدہ کا۔ شاید ہی کوئی کیس ایسا ہو جسے پولس نے حل کیا ہو۔ گمشدہ افراد یا تو اتفاقاً مل گئے ہیں یا گھر والوں کی کوششوں سے، یا تو ان کی لاش ملی ہے یا پھر وہ کبھی نہیں ملے۔

بچوں اور نوجوان لڑکیوں کی گمشدگی کی اطلاع پر پولس کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ جوان لڑکیوں کے بارے میں تو پولس کا ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ وہ اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہوگی۔ اب تم خود ہی اسے ڈھونڈو۔ رہ گئی بچوں کی بات تو غریب کے بچوں کی حیثیت ہی کیا ہے کہ انہیں ڈھونڈا جائے۔ کون سا انعام ملنے والا ہے۔ صرف محنت ہی محنت ہوگی۔ چنانچہ ان کی گمشدگی کی رپورٹ بھی نہیں لکھی جاتی اور اگر کسی صورت سے بھاگ دوڑ کر رپورٹ درج بھی کرادی جائے تو وہ صرف رجسٹر کی زینت بنی رہتی ہے۔ کوئی کاروائی نہیں کی جاتی۔ اُلٹا گھر والوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ تم ڈھونڈو، وہ کسی رشتہ دار کے یہاں چلا گیا ہوگا یا کہیں بھاگ گیا ہوگا۔ پولس کا یہی غیر ذمہ دارانہ بلکہ ظالمانہ رویہ نوئیڈا سانحہ کا سبب بنا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ ایک ہی علاقے میں تقریباً دو سال سے بچے غائب ہو رہے ہیں اور یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کیسے غائب ہو رہے ہیں کوئی اُنہیں اغوا کر رہا ہے یا قتل۔ پولس کو کچھ بھی نہیں معلوم۔ 2 سال کی مدت میں تقریباً 38 لڑکیاں اور بچے لاپتہ ہوگئے اور پولس کسی کا پتہ نہیں چلا سکی جبکہ انہیں قتل کر کے وہیں ایک نالے میں پھینکا جا رہا تھا جہاں سے اب لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ جن دو افراد، مہندر اور اس کے ملازم ستیش کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے بارے میں لوگ پہلے بھی اپنا شک ظاہر کر چکے تھے۔ 20 سالہ لڑکی پائل کے اغوا کے بعد اس کے والد نے اپنی شکایت میں صاف طور پر مہندر کا نام لیا تھا لیکن پولس نے معمولی پوچھ تاچھ کے بعد اسے چھوڑ دیا کیونکہ اطلاعات کے مطابق اس کے سیاسی لیڈروں سے تعلقات تھے اور ان کا اس کے یہاں آنا جانا تھا۔ انہی کے برابر میں ایک ڈاکٹر کا بنگلہ تھا جس پر 90 کی دہائی میں انسانی اعضاء کی اسمگلنگ کا الزام عائد ہوا تھا۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق لاشوں کے اندرونی اعضاء اور گھٹنوں کی ہڈیاں غائب تھیں۔ جس وقت بچے غائب ہو رہے تھے پولس کا دھیان اس ڈاکٹر کی طرف کیوں نہیں گیا۔ جبکہ گاؤں والے خود اس پر شبہ کر رہے تھے۔ ایک ٹی وی چینل پر ایک شخص نے روتے ہوئے بتایا کہ میں نے پولس والوں سے کہا تھا کہ مجھے اس ڈاکٹر پر شبہ ہے لیکن پولس نے اس سے کوئی پوچھ تاچھ نہیں کی ایسا لگتا ہے جیسے پولس کے نزدیک ان دیہاتی بچوں کی جانوں کی کوئی قیمت ہی نہیں تھی یا پھر پولس کے اعلیٰ افسران بھی اس جرم میں برابر کے شریک تھے۔ مہندر کے **مکان پر حملہ** کرنے والے مشتعل گاؤں والوں پر پولس نے جس طرح سے لاٹھیاں برسائی تھیں اس سے یہی احساس **ہوتا ہے** کہ پولس کی ہمدردیاں گاؤں والوں کے ساتھ نہیں بلکہ مہندر کے ساتھ ہیں۔ انتہا تو یہ ہے کہ اتر پردیش کے **وزیر اعلیٰ ملائم** سنگھ کے بھائی شیو پال یادو نے بھی مظلومین کے زخموں پر یہ کہہ کر نمک چھڑک دیا کہ ایسے چھوٹے **موٹے واقعات** تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ بڑی مشکل سے اس معاملے کی تحقیقات سی بی آئی کے سپرد کی گئی ہے لیکن کیا سیاست دانوں کے حکم کے پابند سی بی آئی افسران حقیقت کا انکشاف کر سکیں گے؟ کم از کم اُس وقت تک تو نہیں جب تک ریاست میں موجودہ سیاسی پارٹی برسرِ اقتدار ہے۔ (روزنامہ انقلاب ممبئی 8 جنوری 2007)

طلباء کے لئے مفید معلومات:

فارنسک سائنس میں کیریئر کے مواقع

آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ سائنس کے کمالات ہر شعبے میں دکھائی دیتے ہیں۔ سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ اسی رفتار سے جرائم اور گناہ کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ جرائم پیشہ افراد کو سزا دلانے کے لئے ان مجرموں کا جرم ثابت کرنے کے لئے پولیس کو ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ثبوت سائنسی علوم کا استعمال کر کے ماہر فورنسک سائنس داں پولیس کو فراہم کرتے ہیں جس میں مجرموں کی انگلیوں کے نشان، خون کے دھبوں، لعاب دہن، قدموں کے نشانات وغیرہ کی جانچ کے ذریعے ثبوت اکٹھا کیا جاتا ہے۔

آگ لگنے کے واقعات اکثر سننے میں آتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قسم کے حادثات چاہے سڑک حادثہ ہو یا ریلوے یا پھر ہوائی جہاز کے حادثات ان تمام کی تصدیق بھی فورنسک سائنسدان کرتے ہیں۔ مشکوک اموات میں پولیس کو یہ پتہ لگانا ہوتا ہے کہ معاملہ قتل کا ہے یا خودکشی کا یا زہر خوردنی کا ہے یا کثرت منشیات یا ضرورت سے زیادہ شراب نوشی سے موت واقع ہوئی ہے۔ ان تمام معاملات کی جانچ اور تصدیق کا کام بھی ماہر فورنسک سائنسدان ہی کرتے ہیں۔

تعلیمی لیاقت : سائنس گریجویٹ، بی ایس سی (فزکس، کیمسٹری، بائیلوجی، زولوجی، بائیو کیمسٹری اور اپلائیڈ سائنس) **سند** : ایم سی اِن فارنسک سائنس

تعلیمی ادارے : ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس ممبئی، عثمانیہ یونیورسٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی دہلی، انا ملائی، پنجاب اور کرناٹک یونیورسٹی، این سی ای آر ٹی نئی دہلی۔ فارنسک کورسیز کے متعلق مزید جانکاری درج ذیل پتہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کریمیولوجی اینڈ فارنسک سائنس گورنمنٹ آف انڈیا منسٹری آف ہوم افیئرس دہلی

فارنسک سائنس سے ایم ایس سی یا بی ٹیک پی ایچ ڈی کرنے کے بعد محکمہ پولیس، ریسرچ، درس و تدریس اور لیبارٹریز میں روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ ❁❁

الحمدللہ کہ رسالہ انصاراللہ اب دوماہی ہو گیا ہے

آئندہ سالانہ چندہ 100 روپے ہوگا

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رسالہ انصاراللہ کے وقفہ اشاعت کو کم کر کے ہر دو ماہ بعد شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ قبل ازیں یہ رسالہ تین تین ماہ بعد شائع ہوتا تھا۔ قارئین کے مسلسل اصرار پر اس کا وقفۂ اشاعت کم کرنے کے سلسلہ میں حضور انور کی خدمت میں مجلس شوریٰ کی سفارش کے ساتھ درخواست کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ مجالس کو فعال بنانے میں اراکین مجلس کی تعلیم و تربیت میں نہایت مؤثر کردار ادا کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔

اب اس کی توسیع اشاعت میں جملہ اراکین مجلس کو بھرپور حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ قبل ازیں اس تعلق سے جملہ مجالس کو معین ٹارگٹ دیا جاچکا ہے۔ لہٰذا نئے خریداران کے اسماء اور ایڈریس بروقت دفتر انصاراللہ بھارت کو ارسال فرمائیں تاکہ اس کے مطابق نئے خریداران کو رسالہ کی ترسیل کا کام کیا جاسکے۔ امید ہے کہ زعماء اور عہدیداران مجالس اس طرف خصوصی توجہ دیں گے۔ آئندہ سے اس رسالہ کا سالانہ چندہ ایک صد روپیہ (Rs.100/-) ہوگا۔ (صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر کو

بھارت گورَوْ ایوارڈ سے نوازا گیا

چند دن قبل انٹرنیشنل فیئرشپ سوسائٹی دہلی نے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر ابن مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم کو "بھارت گورَو ایوارڈ" سے نوازا ہے۔ اس ایوارڈ کے ملنے پر ہم مکرم بشیر احمد صاحب ناصر کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ نیز دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو ان کے لئے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور اپنے میدان میں احمدیت کا نام روشن کرنے والا بنائے۔ آمین۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر کینیڈا حکومت کے سرکاری فوٹو گرافر ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نوجوان خدام کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ ہر خادم اپنے میدان میں ترقیات کی بلندیوں تک پہنچے۔ چنانچہ اس نوجوان نے اپنی محنت، دعا اور حضور رحمہ اللہ کی نصیحت کے مطابق فوٹو گرافری کے میدان میں اپنی قابلیت کو اجاگر کیا اور دنیا نے ان کی قابلت کو تسلیم کیا اور انہیں بہت سے ایوارڈ اور انعامات سے نوازا۔ مکرم بشیر احمد صاحب ناصر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بابرکت تبرک سے بھی نوازا تھا۔ اس موقع پر نوجوان خدام کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذکورہ نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ہر اس میدان میں ترقی کی اعلیٰ منازل تک پہنچنا چاہئے جس میں وہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments

الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

امریکہ پر سیکوریٹی کونسل کے ووٹ خرید نے کا الزام

امریکہ امداد کے بہانے اُن ترقی پذیر ملکوں کے ووٹ ''خرید'' رہا ہے جو سلامتی کونسل کے باری باری رکن بنتے ہیں ۔ برطانوی اخبار ''آبزرور'' نے 2 امریکی پروفیسروں کی اس رپورٹ کی بنیاد پر یہ سنسنی خیز انکشاف کیا ہے۔ مذکورہ اخبار نے پچھلے 50 برسوں کے ان حقائق کے تفصیلی تجزیے کی بنیاد پر یہ اطلاع دی ہے جو ان پروفیسروں نے پوری چھان بین کے بعد پیش کئے ہیں۔

ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ایلیان کوزیمکو اور ایرک ویرکر نے لکھا ہے کہ سلامتی کونسل میں 2 سال کی مدت میں 15 میں سے جو 10 سیٹیں باری باری پُر کی جاتی ہیں، ترقی پذیر ممالک کو ایک سیٹ کے ساتھ امریکی امدادی بجٹ میں سے 59 فیصد زیادہ نقد رقم ملتی ہے۔ تحقیقات سے یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ جب یہ ملک سلامتی کونسل کے رکن ہوتے ہیں تو انہیں امریکہ سے تقریباً 80 لاکھ ڈالر زیادہ رقم غیر ملکی امداد کی شکل میں ملتی ہے۔ کوزیمکو نے کہا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ حیرت انگیز صورت حال برقرار رہے گی لیکن مجھے حیرت ہے کہ آیا یہ ممالک اس حقیقت سے باخبر بھی ہیں یا نہیں اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو اس کے خراب اثرات مرتب ہوں گے۔ اس رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ معاشی اور اقتصادی طور پر خوشحال ممالک مزید مضبوط ہوتے جارہے ہیں اور ترقی پذیر ممالک جو ان کے حامی ہیں وہی سیکوریٹی کونسل میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اس رپورٹ میں کئے جانے والے انکشاف کے بعد عالمی برادری کا تشویش میں مبتلا ہوجانا تعجب کی بات نہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا امریکہ اس بدعنوانی کے خلاف کوئی آواز اٹھانے کی جرأت کرسکتا ہے۔ ❀

عراق کے ساتھ جنگ کسی بھی امریکی رہنما کی سب سے بڑی غلطی

سابق امریکی صدر جمی کارٹر نے عراق کے ساتھ جنگ کو کسی بھی امریکی رہنما کی سب سے بڑی غلطی قرار دیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی سابق امریکی صدر نے ملک کی خارجہ پالیسی کے حوالے سے کسی اہم فیصلے کو غلط ٹھہرایا ہے ۔ جناب کارٹر جو 1977 تا 1981 کے دوران امریکہ کے صدر رہے واشنگٹن میں ایک امریکی ٹی وی سے بات کرتے ہوئے انہوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا کہ عراق میں جاری تشدد نے خانہ جنگی کی شکل اختیار کرلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی حالات بہتر ہوسکتے ہیں کیونکہ عراق میں فرقہ وارانہ تشدد کے باوجود ابھی وہاں خانہ جنگی کا آغاز نہیں ہوا ہے۔ ❀

بھارت میں 50 لاکھ سے زائد لوگ ایچ آئی وی سے متاثر ہیں

بھارت میں 50 لاکھ سے زیادہ لوگ ایچ آئی وی سے متاثر ہیں۔ اتنی زیادہ تعداد میں لوگوں کے ایچ آئی وی سے متاثر ہونے کی وجہ سے ٹی بی کے مسئلے کے پھر سے خوفناک شکل اختیار کرلینے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ غور طلب ہے کہ یکم دسمبر کو ورلڈ ایڈز ڈے منایا جاتا ہے اس موقع پر جاری ایک نئی رپورٹ میں مذکورہ اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ مہذب سماج سے جڑی تنظیموں کے ایک عالمی گروپ نے ایچ آئی وی، ٹی بی رپورٹ کارڈ کو جاری کیا نئی دہلی میں جاری اس رپورٹ کارڈ میں کہا گیا ہے کہ ایچ آئی وی لوگوں کے ٹی بی سے متاثر ہونے کے امکان 50 گنا زیادہ ہوجاتے ہیں ۔ بھارت میں اتنی زیادہ تعداد میں ایچ آئی وی مریضوں کی تعداد کو دیکھنے سے ٹی بی کے پھر سے ابھرنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

رپورٹ کے مطابق مشرقی اور جنوب ایشیائی ملک بھی اس سے متاثر ہوسکتے ہیں۔

نومبر کی شروعات میں ایڈز پر جاری اقوام متحدہ کی ایڈز 2006 رپورٹ کے مطابق 2005 میں بھارت میں ایڈز سے مارے گئے لوگوں کی تعداد 1863 تھی ۔ 2005 میں بھارت میں ہر روز ایڈز سے مرنے والوں کا اندازہ 740 کا تھا۔ رپورٹ جاری کرنے کے موقع پر گلوبل ہیلتھ ایڈووکیٹس کے باوی جان نے کہا کہ ہمیں لوگوں کی ٹی بی کی وجہ سے ہورہی موت کی حقیقت پر دھیان دینے کی ضرورت ہے اگر ہم ایک ساتھ ایچ آئی وی اور ٹی بی دونوں کے وبال کا مقابلہ کرنے کی عالمی کوشش نہیں کرتے ہیں تو یہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ ایڈز کی روک تھام کیلئے کام کررہے ہیں وہ اس بات کو سمجھ نہیں پارہے ہے۔ ❀

کشمیر میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ

جموں کشمیر میں ٹراؤٹ مچھلی کی سالانہ پیداوار 150 ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ جس سے 75 لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ مچھلی پالن محکمہ کے ڈائریکٹر شوکت علی نے کہا کہ ریاست میں ٹراؤڈ مچھلی پالن کی 35 یونٹوں میں 20 لاکھ مچھلی کے بیجوں کی پیداوار کی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ٹراؤٹ مچھلی کی پیداوار کو فروغ دینے کے لئے سال 2006 کے دوران 200 تالاب بنوائے گئے ۔ ریاستی حکومت پرائیویٹ علاقوں میں مچھلی پیداوار کو بڑھاوا دے رہی ہے۔ یوپی سرکار کی طرف سے مچھلی پالن کے لئے لون دیا جاتا ہے تاکہ اس کاروبار کو مزید فروغ دیا جاسکے۔ یوپی میں اب کوئی ایسا تالاب نہیں ہے جس میں شکار کیا جاسکے باقاعدہ مچھلی کی افزائش کی جارہی ہے دن رات اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ ❀

عراق میں 3000 امریکی فوجیوں کی ہلاکت

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے عراق میں تین ہزار امریکی فوجیوں کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قربانی بے کار نہیں جائے گی۔ واہٹ ہاؤس کے ترجمان سکوٹ اسٹنز ل نے کہا کہ تاہم امریکہ اپنی عراق پالیسی بدلنے میں جلد بازی سے کام نہیں لے گا انہوں نے کہا کہ عراق میں امریکی پالیسی بدلنے کے حوالے سے صدر بش پر دباؤ ہے اور وہ جلد نئے لائحہ عمل کا اعلان کرنے والے ہیں ۔ ایک ویب سائٹ کے مطابق دسمبر 2006ء میں عراق میں 111 امریکی فوجی مارے گئے ۔ اب تک مزاحمت پسندوں کے ہاتھوں تین ہزار امریکی فوجی مارے جاچکے ہیں۔ عراق میں اس وقت ایک لاکھ چونتیس ہزار امریکی فوجی ہیں۔ ❀

آدھے سر کے درد کا نیا علاج

سائنسدانوں نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعے آدھے سر میں درد یا مائیگرین سے چھٹکارہ مل سکے گا۔ تاہم محققین کا کہنا ہے کہ درد کو شروع ہونے سے پہلے ختم کرسکنے والے اس آلے کو استعمال کئے جانے سے پہلے اس آلے کی مزید آزمائش کی جانی چاہئے ۔ اس دستی آلے کے ذریعے ایسی برقی مقناطیسی لہریں پیدا ہوں گی جو سر کے درد میں تسلسل کو منقطع کردیں گی۔ سر میں درد کے ماہرین کی امریکی سوسائٹی کے اجلاس کے دوران محققین نے بتایا کہ اس آلے کے ذریعے متلی اور شور سے متاثر ہونے والے حساس لوگوں کا علاج ہوسکے گا۔ جن لوگوں کو مائیگرین یا آدھے سر میں درد ہوتا ہے وہ اکثر شکایت کرتے ہیں کہ انہیں ستارے ٹوٹ کر گرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یا روشنی کی آڑی ترچھی لکیریں دکھائی دیتی ہیں یا بینائی متاثر ہوتی ہے، کمزوری محسوس ہوتی ہے یا جھنجھلاہٹ اور ایسی حالت ہوجاتی ہے کہ جیسے کچھ سمجھ نہ آرہا ہو۔ یہ وہ اشارے ہیں جو مائیگرین یا آدھے سر میں درد کے دوران یا شروع ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ TMS نامی آلہ ایک دھاتی کوائل یا مسلسل گھومتے ہوئے دھاتی تار کے ذریعے ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے کے برابر وقت کے لئے انتہائی طاقتور برقی مقناطیسی فضا پیدا کرے گا اور اس سے پہلے کہ درد باقاعدہ شکل اختیار کرے درد کے تسلسل کو منقطع کردے گا۔ اب تک سر میں ہونے والے اس درد کا علاج درد کو دبانے والی گولیوں یا 'ٹرپٹین' کے ذریعے کیا جاتا ہے یہ گولیاں عام طور پر درد کے آثار کی بجائے درد کے اسباب کو دُور کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

اب تک اس آلے کے ذریعے جن 23 لوگوں کا علاج کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان میں سے انہتر فی صد کا کہنا ہے کہ ان کا درد یا تو مکمل طور پر ختم ہوگیا یا اس میں بڑی حد تک کمی ہوئی جبکہ 42 فیصد نے اس علاج کو انتہائی اچھا قرار دیا۔ اوہائیو یونیورسٹی کے ڈاکٹر یوسف محمد کا کہنا ہے کہ اس آلے کے کوئی مضر اثرات سامنے نہیں آئے ۔ مائیگرین ایکشن ایسوسی ایشن کی ڈائریکٹر ایم ٹرنر کا کہنا ہے کہ ابتدائی نتائج انتہائی حوصلہ افزا ہیں تاہم اسے عام کرنے سے پہلے وسیع پیمانے پر تجربات کئے جانے چاہئیں کیونکہ مریضوں کو اس کے استعمال کی عادت پڑسکتی ہے۔ ❀

اب انٹرنیٹ پر لائبریریاں مہیا ہوں گی

گوگل نے دنیا کی پانچ اہم لائبریریوں کو ڈیجیٹل بنانے کے منصوبہ پر کام کا آغاز کیا ہے۔ جس کے بعد انٹرنیٹ پر یہ لائبریریاں مہیا ہوں گی ۔ اس منصوبہ میں مشی گن اور سٹین فورڈ کی لائبریریوں کا مکمل مواد جبکہ ہاورڈ ، آکسفورڈ اور نیویارک پبلک لائبریری میں موجود کتابوں کا کچھ حصہ شامل ہے۔ ان آن لائن صفحات پر عوامی لائبریریوں کے لنک بھی موجود ہوں گے جن سے قارئین استفادہ کرسکیں گے۔ مشی گن لائبریری کو مکمل طور پر ڈیجیٹل بنانے میں چھ برس لگیں گے۔ اس لائبریری میں ستر لاکھ کتابیں موجود ہیں ۔ نیویارک لائبریری نے گوگل کو صرف ان کتب کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جن کے جملہ حقوق محفوظ نہیں ہیں ۔ ہاورڈ یونیورسٹی نے اس کیلئے 40 ہزار کتب دی ہیں جبکہ آکسفورڈ نے گوگل کو 1901ء سے قبل شائع شدہ کتب کو سکین کرنے کی اجازت دی ہے۔ ❀

افغان بچے اب بھی اسکولوں سے محروم

آکس فام اسٹڈی کی جانب سے شائع کی گئی رپورٹ کے مطابق طالبان کا دور ختم ہونے کے باوجود اب بھی کثیر تعداد میں بچے اسکول نہیں جارہے ہیں۔ افغانستان کے تقریباً آدھے بچے یعنی 70 لاکھ بچے آج بھی اسکول جانے سے محروم ہیں۔ 5 میں سے صرف ایک لڑکی نے پرائیمری اسکول تک پڑھائی کی ہے اور 20 میں سے صرف ایک ہی لڑکی سیکنڈری تک پہنچ پاتی ہے۔ تقریباً 80 فیصد اسکول تباہ ہوچکے ہیں جبکہ ملک کے نصف اسکولوں کو ریپئرنگ کی ضرورت ہے۔ تربیت یافتہ اساتذہ اور اسکولوں کی کمی کی وجہ سے یہ بچے تعلیم سے محروم ہیں۔ دوسری وجوہات میں غربت اور عدم تحفظ کا جذبہ بھی ہے۔ امیر ممالک نے 06-2005 کے دوران افغانستان میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کیلئے 1256 لاکھ ڈالر بطور عطیہ دیئے تھے لیکن 7800 اسکولوں کی تعمیر کیلئے 5630 لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے۔ ❀❀❀

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

منظوری مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت 2007

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت کی منظوری فرمائی ہے (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

		فون نمبرز
صدر مجلس انصاراللہ بھارت	منیر احمد صاحب خادم	9417222499
نائب صدر اول	محترم محمد عنایت اللہ صاحب	9417411702
نائب صدر صف دوم	محترم قاری نواب احمد صاحب	9417020616
قائد عمومی	محترم مزین الدین صاحب حامد	9815494687
قائد تعلیم	محترم مظفر احمد صاحب ناصر	9417950063
قائد تربیت	محترم سلطان احمد صاحب ظفر	9417950166
قائد تربیت نو مبائعین	محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم	9417485781
قائد تبلیغ	محترم سفیر احمد صاحب شمیم	9417679202
قائد ایثار	محترم دلاور خان صاحب	01872223726
قائد ذہانت وصحت جسمانی	محترم چوہدری عبدالعزیز اختر صاحب	9815549278
قائد مال	محترم قاری نواب احمد صاحب	9417020616
قائد وقف جدید	محترم چوہدری عبدالواسع صاحب	9814041795
قائد تحریک جدید	محترم بشارت احمد صاحب حیدر	01872-222459
قائد تجنید	محترم سید بشارت احمد صاحب	01872-221658
قائد اشاعت	محترم خواجہ بشیر احمد صاحب	9872718951
قائد تعلیم القرآن وقف عارضی	محترم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر	9872100609
آڈیٹر	محترم خالد چوہدری خالد محمود صاحب وڑائچ	9815647860
زعیم اعلیٰ قادیان	محترم محمد ایوب ساجد صاحب	9876376441
معاون صدر	محترم طاہر احمد صاحب چیمہ	9815280368
معاون صدر	محترم صغیر احمد صاحب طاہر	9872008393

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

تلوار چلانے کی تعلیم ہے اور کون سا مذہب ایسا ہے جو محبت، پیار، نرمی اور عقل سے اور دلائل حقہ سے اپنے مذہب کو پھیلاتا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ایک مقام پر اس سوال کے جواب میں کہ قرآن شریف لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانے کی تعلیم دیتا ہے فرماتے ہیں:

''مضمون پڑھنے والے نے ایک یہ اعتراض پیش کیا کہ قرآن شریف میں لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانے کا حکم ہے۔ (فرماتے ہیں کہ) معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو نہ اپنی ذاتی کچھ عقل ہے اور نہ علم۔ صرف پادریوں کا کاسہ لیس ہے۔ کیونکہ پادریوں نے اپنے نہایت کینہ اور بغض سے جیسا کہ ان کی عادت ہے، محض افتراء کے طور پر اپنی کتابوں میں یہ لکھ دیا ہے کہ اسلام میں جبراً مسلمان بنانے کا حکم ہے۔ سو اس نے اور اس کے دوسرے بھائیوں نے بغیر تحقیق اور تفتیش کے وہی پادریوں کے مفتریانہ الزام کو پیش کردیا۔ قرآن شریف میں تو کھلے کھلے طور پر یہ آیت موجود ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (البقرہ:257) یعنی دین میں کوئی جبر نہیں تحقیق ہدایت اور گمراہی میں کھلا کھلا فرق ظاہر ہوگیا ہے۔ پھر بھی جبر کی کیا حاجت ہے تعجب کہ باوجودیکہ قرآن شریف میں اسقدر تصریح سے بیان فرمایا ہے کہ دین کے بارے میں جبر نہیں کرنا چاہئے پھر بھی جن کے دل بغض اور دشمنی سے سیاہ ہو رہے ہیں۔ ناحق خدا کے کلام پر جبر کا الزام دیتے ہیں۔

اب ہم ایک اور آیت لیکر منصفین سے انصاف چاہتے ہیں کہ وہ خدا سے ڈر کر ہمیں بتلادیں کہ کیا اس آیت سے جبر کی تعلیم ثابت ہوتی ہے یا برخلاف اس کے ممانعت جبر کا حکم بپایہ ثبوت پہنچتا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے کہ ''وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلم اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذلک بانہم قوم لا یعلمون''۔ (الجز نمبر 10 سورۃ التوبہ) اگر تجھ سے اے رسول! کوئی مشرکوں میں سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دے دو اس وقت تک اس کو اپنی پناہ میں رکھو کہ وہ اطمینان سے خدا کے کلام کو سن سمجھ لے اور پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پر واپس پہنچا دو۔ یہ رعایت ان لوگوں کے حق میں اس وجہ سے کرنی ضرور ہے کہ یہ لوگ اسلام کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر قرآن شریف جبر کی تعلیم کرتا تو یہ حکم نہ دیتا کہ جو کافر قرآن شریف کو سننا چاہے تو جب وہ سن چکے اور مسلمان نہ ہو تو اس کو اُس کی امن کی جگہ پہنچا دینا چاہئے بلکہ یہ حکم دیتا کہ جب ایسا کافر قابو میں آجاوے تو وہیں اُس کو مسلمان کرلو''۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 232-233) (منیر احمد خادم)

ناظمین صوبائی/علاقائی مجلس انصار اللہ بھارت 2007

سال 2007 کیلئے درج ذیل ناظمین انصار اللہ بھارت کی منظوری دی جاتی ہے

نمبر شمار	نام صوبہ	نام ناظمین
1	پنجاب	محترم مولوی محمود احمد صاحب خادم ناظم صوبائی
2	ہماچل	محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم صوبائی
3	اترانچل	محترم قاری نواب احمد صاحب ناظم صوبائی
4	کشمیر	محترم بشیر احمد زائر صاحب ناظم صوبائی
5	راجوری، اودھم پور	مکرم محمود احمد صاحب پرویز ناظم علاقائی
6	پونچھ	مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب چھونگا ناظم علاقائی
7	مشرقی یوپی	مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی ناظم علاقائی
8	مغربی یوپی	محترم حمید اللہ صاحب افغانی ناظم علاقائی
9	بہار	مکرم جلیل اختر صاحب برہ پورہ ناظم صوبائی
10	جھارکھنڈ	مکرم معین الحق صاحب جمشید پور ناظم صوبائی
11	بنگال	محترم روشن علی صاحب بانسرا ناظم صوبائی
12	اڑیسہ	مکرم منور احمد صاحب ناظم صوبائی
13	آندھرا	محترم سیٹھ وسیم احمد صاحب ناظم صوبائی
14	کرناٹک	محترم برکات احمد صاحب سلیم ناظم صوبائی
15	کیرالہ	محترم پی پی ناصر الدین صاحب ناظم صوبائی
16	علاقہ کنور	محترم پی منصور احمد صاحب ناظم علاقائی
17	کالیکٹ	محترم ایس محمد سلیم صاحب ناظم علاقائی
18	مالاپورم	محترم سی کے عبدالغفور صاحب ناظم علاقائی
19	پالکاڑ	محترم ایم کے عبدالعزیز صاحب ناظم علاقائی
20	ایرناکولم	محترم پی کے شاہ الحمید صاحب آئیراپورم ناظم علاقائی
21	کرونا گاپلی	محترم شریف صاحب پالانچی ناظم علاقائی
22	تامل ناڈو	محترم سلطان احمد صاحب ناظم صوبائی
23	مہاراشٹر	شیخ علی صاحب بلارشاہ ناظم صوبائی
24	ایم پی	محترم عباس علی صاحب کریلی ناظم صوبائی
25	علاقہ بیاور	محترم حسین کاٹھات صاحب ناظم علاقائی
26	علاقہ جے پور	محترم امجد لطیف صاحب ناظم علاقائی
27	چھتیس گڑھ	محترم انیس احمد صاحب دانی ناظم صوبائی
28	گجرات	محترم عبدالرحمن صاحب عرف جینی بھائی ناظم صوبائی
29	علاقہ کرنال	محترم رحیم الدین صاحب ناظم علاقائی
30	علاقہ جیند	محترم شیر علی صاحب ناظم علاقائی
31	علاقہ دھولپور	محترم ماسٹر ریاض احمد صاحب ناظم علاقائی

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

الصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 25th Jan 2007 | Issue No.4

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمان خدا کو سمجھیں

تمہارا کام یہ ہے کہ جو پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے اور جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے ہیں اُس پیغام کو آگے پہنچاتے رہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 جنوری 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی:

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ (سورہ یاسین آیت نمبر 12) کی تلاوت کی پھر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر مختلف حوالوں سے اپنی صفت رحمانیت کی شان بتائی ہے جیسا کہ میں پہلے خطبات میں بتا چکا ہوں کہ رحمانیت کا کیا مطلب ہے اللہ کی صفت رحمان سے مراد ایسی رحمت مہربانی اور عنایت ہے جو ہمیشہ ہو اور بلا لحاظ تمیز مذہب و ملت ہر انسان کو اپنے احسان سے فیض پہنچاتا رہے اور ہر جان دار اُس سے فیض حاصل کرتا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں خدا تعالیٰ آپ ہی ہر ذی روح کو اسکی ضروریات جنکا وہ حسب فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور یہ فیضان عام ہے قرآن شریف کی اصطلاح کی رُو سے ہر ذی روح کو زندگی بخشنے کیلئے جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ کی احتیاج تھی سب اس کو عطا کی ہیں۔ اور بقاء کیلئے جس چیز کی ضرورت تھی وہ بھی عطا کی بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزار ہا برس پہلے عطا کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا وہ خدا جس نے ہم کو اشرف المخلوقات بنایا اور اپنی صفت رحمانیت کے تحت اپنی عطاؤں سے ہمیں مالا مال کیا انسانوں کا فرض ہے کہ اس کے آگے جھکے رہنے والے بنیں لیکن اکثریت اس سے الٹ ہے خدا کی پہچان سے بھٹکی ہوتی ہے فیض اٹھاتے ہیں نعمتیں حاصل کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ اور اکثریت اس کی طرف مائل نہیں ہوتی لیکن خدا کے نیک بندے جہاں ایک طرف خدا کی طرف جھکتے ہیں وہاں باقی بھٹکے ہوئے انسانوں کے لئے اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں اور سب سے زیادہ تنگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کی تھی جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (سورہ شعراء آیت:٦)

یعنی کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ آپ کا یہ احساس آپ کے اس مقام کی وجہ سے بھی تھا کہ اللہ نے آپ کو رحمت للعلمین بنا کر بھیجا تھا پس رحمٰن خدا کے فیض حاصل کئے ہیں تو ہمیں اس کی طرف جھکنا بھی ہوگا اور خدا کے بندوں کو اس کے سامنے جھکنے کی نصیحت بھی کرنی ہوگی۔

چنانچہ اس تعلق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو صرف اُسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمٰن سے غیب میں ڈرتا ہے پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔

فرمایا۔ اللہ جو رحمٰن ہے اور جس نے اپنے بندوں پر انعامات اور احسانوں کی بارش کر رکھی ہے اس نے اپنے ان انعاموں کے ساتھ ساتھ روحانی زندگی کی بقاء کیلئے خوبصورت تعلیم بھی دی ہے اور فرمایا ہے کہ ان احسانوں کو یاد کر کے نصیحتوں پر عمل کرو گے تو احسانوں میں مزید اضافہ ہوگا دنیا اور آخرت میں انعام بڑھیں گے تمہیں اللہ کی مغفرت کی چادر ڈھانپے رکھے گی بہر حال یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں توجہ دلائی گئی ہے کہ اللہ کے احسانوں کا اظہار خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور تمہارا کام یہ ہے کہ جو پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے اور جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے اس پیغام کو آگے پہنچاتے رہو اور لوگوں کے دلوں پر اثر نہ ہونے کی وجہ سے مایوس نہ ہو کئی اس طرف مائل ہوں گے پس ہمارا ایمان بالغیب بھی اس وقت اللہ کے احسانوں کا اقرار کرنیوالا ہوگا جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے اور خالصتاً للہ اس پیغام کو آگے پہنچاتے چلے جائیں گے دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمٰن خدا کو سمجھیں ورنہ رحمٰن خدا کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں مبتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کبھی زلزلوں کبھی طوفانوں اور کبھی قوموں کی قوموں پر چڑھائی کرنے اور کبھی اللہ کی طرف سے دیگر زمینی اور آسمانی عذابوں کے آنے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسے عذابوں سے بچانے کی کوشش کرنا ہمارا کام ہے اور اسکا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اور پھر اللہ پر چھوڑنا ہے کیونکہ مردوں کو زندگی دینا اسی کا کام ہے۔ آج دنیا میں قسما قسم کی بت پرستی ہے اس میں ڈوب کر لوگ شیطان کی عبادت کر رہے ہیں اور اکثریت رحمٰن خدا کو بھول چکی ہے مغرب کی دیکھا دیکھی مسلمان کہلانیوالے بھی رحمٰن سے تعلق توڑ چکے ہیں جس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آخرین کے زمانہ کی اس بیماری کا نقشہ یوں کھینچا ہے کہ جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے تو کہدے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ پس آج بھی دنیا اپنی جھوٹی روایات اناؤں اور مفادات کی وجہ سے رحمٰن خدا کو بھول کر اُن معبودوں کی عبادت کر رہی ہے جو شیطان نے اُن کے دلوں میں معبود بنا کر پیش کئے ہیں اور زمانے کے امام کا انکار بذات خود شیطان کی گود میں لے جانے والا ہے اس لحاظ سے ہمیں خود بھی بڑی باریکی سے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ زمانے کے امام کو مان کر کوئی ایسی بات ہمارے عمل سے تو ظاہر نہیں ہو رہی جو رحمٰن خدا کو ناراض کرنے والی ہو جب ہمارا عمل صحیح ہوگا تو تبھی صحیح طور پر پیغام بھی پہنچا سکیں گے۔

اگر ہم اللہ کے حقوق ادا نہیں کرتے اور بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتے تو پھر رحمٰن خدا سے کیسے تعلق جوڑ سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے ایسا نہ ہو کہ بداعمالیاں حد سے پھلانگ جائیں اور اللہ کے عذاب کا مورد ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رحمٰن خدا کے احسانوں کا شکر ادا کرنے والا بنائے اور خدائے واحد کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانے کی توفیق بخشے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گذشتہ جمعہ میں جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کہ برلن کی مسجد کیلئے لجنہ اماء اللہ جرمنی نے مالی قربانی کی پیش کش کی ہے اور اب اور جگہوں سے بھی یہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ چونکہ پہلے قادیان کی لجنہ نے اس مسجد کے لئے قربانی کی تھی اسلئے تمام دنیا کی مستورات کی خواہش ہے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیں۔ فرمایا میں عام تحریک تو نہیں کرتا لیکن جو بھی اپنی خوشی سے حصہ لینا چاہے لے سکتے ہیں۔ ✿

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936. ' st Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph.040-27172202, 0924618281, 098491-28919

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in